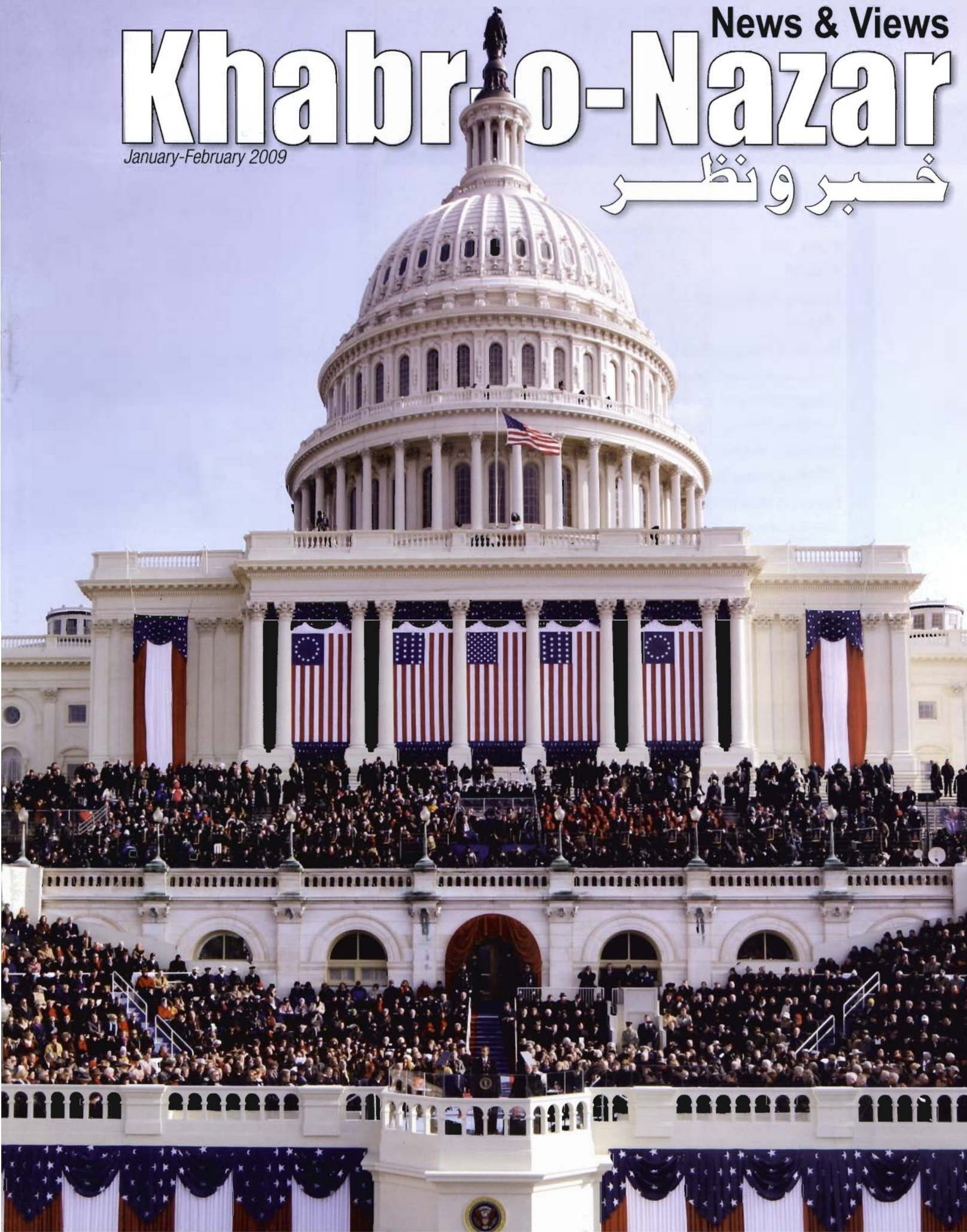


# News & Views

# Khabeero-Nazar

January-February 2009

## خبر و نظر





## Table of Contents

## فہرست مضامین

3	The Editor's Corner گوشہ مدیر
4	Khabr Chat قارئین کی آراء
5	Looking for Answers جواب کی تلاش
6	Obama's Inauguration Evokes Global Celebration صدر اوباما کی حلف برداری پر عالمی سطح پر خوشی
9	Inauguration Day Events: Islamabad, Karachi & Lahore حلف برداری کے دن کی تقریبات، اسلام آباد، کراچی، لاہور
15	Secretary of State Hillary Clinton Calls for Robust Diplomacy موثر سفارت کاری ہی امریکہ کے محفوظ مستقبل کی بہترین ضامن ہے: وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن
18	Honoring Accomplishments of Black Americans سیاہ فاموں کی جدوجہد اور خدمات کا اعتراف
20	Americans Celebrate Achievements of Martin Luther King مارٹن لوتھر کنگ کی یاد
22	Groundhog Day چھچھوند کا دن
23	Presidents Day یوم صدر

## Monthly Columns

## ماہانہ کالمز

25	Alumni Connect دیرینہ تعلق
26	Seize the Opportunity پچاس ریاستوں کی سیر
28	Visit the 50 States موقع سے فائدہ اٹھائیے
31	One Success at a time کامیابی کی داستان - ایک معاشرہ کی صورت میں پاکستانی عوام کی ایک ہی وقت میں مدد کرنا
33	Unite States Provide Nutritional Biscuits امریکہ کی جانب سے کچھ گڑھی میں پناہ گزین کیمپ میں بچوں کیلئے غذائیت بخش بسکٹس کی فراہمی
34	Book of the Month منتخب کتاب
38	Ask the Consul قونصل سے پوچھئے
39	Videography وڈیو گرافی

### Editor-in-Chief

Lou Fintor  
Press Attaché  
U.S. Embassy Islamabad

### Managing Editor

Jeremiah Knight  
Assistant Press Attaché  
U.S. Embassy Islamabad

### Published by

Public Affairs Section  
Embassy of the  
United States of America  
Ramna-5, Diplomatic Enclave  
Islamabad, Pakistan

Phone: 051-2080000

Fax: 051-2278607

Email: infoisb@state.gov

Website: http://islamabad.usembassy.gov

### Designed by

Saeed Ahmed

### Front Cover

President Barack Obama gives his inaugural address at the U.S. Capitol in Washington, Tuesday, Jan. 20, 2009. (AP Photo/Ron Edmond)

ورق: صدر براک اوباما واشنگٹن میں حلف برداری کی تقریب میں خطاب کر رہے ہیں۔



Dear Readers:

In this January-February combined issue of Khabr-o-Nazr you will also notice a few more design changes as we continue to move forward with implementing and expanding the magazine by incorporating many of the changes suggested by you, our loyal readers. We deeply appreciate the feedback we have received from you and the many ideas for making the magazine more interesting, interactive, reader friendly, and responsive. This issue will be the last of our consolidated bi-monthlies; beginning with the next issue (March), you will begin receiving the magazine on a monthly basis during the first week of each month.

On January 20, President Barak Obama became the first African-American President of the United States. During his inauguration, approximately 1.8 million people braved a cold Washington, D.C. winter day to share in this historic event. Meanwhile, in Islamabad, Karachi, and Lahore we gathered with our Pakistani friends and colleagues to also mark the occasion. Through this issue of Khabr-o-Nazr hope you, our readers, with share in the excitement of the Inaugural. We also take you through the history of U.S. commemorative holidays that fall in January and February: Black History Month, Rev. Dr. Martin Luther King Day and President's Day that honors Presidents George Washington and Abraham Lincoln. Among our new regular features, we have launched a tour of the United States by highlighting a U.S. state in every issue; these are selected in chronological order by their date of admission to the United States. This issue focuses on Delaware, the first state to be admitted to the union. We accompany our new Secretary of State, Hillary Clinton, at her first day on the job. Finally, we inaugurate the "Looking for Answers" contest that will appear in each issue. We invite you to share your views on the question posed in each issue and will publish the two winning essays in the next issue of Khabr-o-Nazr. Each of the two winners and three additional "honorable mentions" will receive certificates of recognition and a prize.

You will also notice a few more design changes as we continue to move forward with implementing and expanding the magazine by incorporating many of the changes suggested by you, our loyal readers. As always, we solicit your feedback and look forward to hearing from you. Thank you again.

*Lou Fintor*

Lou Fintor  
Editor-in-Chief and Press Attaché  
US Embassy Islamabad  
E-mail: infoisb@state.gov  
Website: <http://Islamabad.usembassy.gov>

محترم قارئین

"خبر و نظر" کے جنوری و فروری کے مشترکہ شمارہ میں آپ کو چند مزید تبدیلیاں نظر آئیں گی کیونکہ ہم آپ کو اپنی قارئین کی تجویز کی گئی متعدد تبدیلیوں کو اپنے رسالہ میں شامل کرتے ہوئے پیش رفت کر رہے ہیں۔ ہم آپ کی جانب سے بھیجے گئے تبصروں اور آراء کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جس میں آپ نے رسالہ کو زیادہ دلچسپ، مربوط، قارئین کے لئے باسہولت اور موافق بنانے کے لئے زور دیا ہے۔ یہ ہمارا دو ماہ کا مشترکہ شمارہ ہوگا اور مارچ کے مہینے سے آپ ہر ماہ کے پہلے ہفتے میں یہ رسالہ موصول کریں گے۔

20 جنوری کو براک اوباما ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے پہلے افریقی نژاد امریکی صدر بن گئے۔ تقریباً اٹھارہ لاکھ لوگ صدر کا منصب سنبھالنے کی تاریخی تقریب دیکھنے کیلئے شدید سرد موسم میں امریکی دارالحکومت پہنچے۔ اس دوران میں ہم نے اسلام آباد، کراچی اور لاہور میں اپنے پاکستانی دوست احباب اور ساتھیوں کے ساتھ اس دن کی مناسبت سے تقریبات منعقد کیں۔ "خبر و نظر" کے زیر نظر شمارے میں ہم نے قارئین کو اس تقریب کے جوش و جذبہ سے آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم آپ کو جنوری اور فروری میں آنے والے اہم امریکی ایام کے تاریخ پس منظر سے بھی آگاہ کریں گے، جن میں سیاہ فام امریکیوں کی تاریخ کا مہینہ، یوم ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ اور یوم امریکی صدر، جس میں صدر جارج واشنگٹن اور ابراہام لنکن کی یاد منائی جاتی ہے، شامل ہیں۔ ہمارے نئے باقاعدہ مضامین کے سلسلہ میں ہم نے امریکہ کی سیر کا بھی آغاز کیا ہے جس میں ہر شمارہ میں ایک امریکی ریاست کا تعارف کرایا جائے گا۔ ان ریاستوں کو زمانہ کی اس ترتیب سے پیش کیا جائے گا جس میں انہوں نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ اس شمارہ میں ڈیلاویز کو مرکز نگاہ بنایا گیا ہے جس نے متحدہ میں اولین ریاست کے طور پر شمولیت اختیار کی تھی۔ ہم نے نئی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن کے اپنی ذمہ داریوں کے پہلے دن کی روداد بھی شامل کی ہے۔ آخر میں یہ کہہ رہے ہیں "جواب کی تلاش" کا مقابلہ شروع کر دیا ہے جو ہر ماہ ہوا کرے گا۔ ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ پوچھے گئے سوال پر اپنے خیالات میں ہمیں شریک کریں۔ جیتنے والے دو مضامین "خبر و نظر" کے اگلے شمارہ میں شائع کئے جائیں گے۔ ہر دو فاتح اور دیگر تین قابل ذکر مضمون نگاروں کو ان کی قابلیت کے اعتراف میں سرٹیفکیٹس اور ایک انعام دیا جائے گا۔

بیشک کی طرح ہم رسالے میں مضامین کے بارے میں آپ کی آراء اور آپ کے خیالات جاننے کے منتظر رہیں گے۔

*Lou Fintor*

لو فنٹر

ایڈیٹر انچیف و پریس اتاچی  
سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ، اسلام آباد  
ای میل: [infoisb@state.gov](mailto:infoisb@state.gov)  
ویب سائٹ: <http://Islamabad.usembassy.gov>



# قارئین کی آراء

“Responses from our readers”

## Khabr Chat

I have read the KHABR-O-NAZAR bi-lingual magazine. I have gone through its contents and have found it to be an outstanding magazine, having useful information. The hard work with which the magazine has been compiled in English and Urdu is praiseworthy. With reference to its reading material, it is a useful and informative magazine, which tells about the US Government engagement with Pakistan in the fields of education, economic, and civil society development. This also displays the friendly ties and mutual efforts of both the countries to steer Pakistan towards the path of economic prosperity, development of social sector, freedom of the press and the establishment of democratic institutions.

FAISAL NAVEED TOOR

Faisalabad

I received your latest issue of magazine which was nice and informative. First of all accept my heartiest congratulations on the election of the new U.S. President. By virtue of the article on Holidays Season I learned a lot about Hanukkah and Kwanzaa.

SANA GULL

Rawalpindi

I can't help reading this magnificent magazine "Khabro-Nazar, rather it is what a person needs to read at their door step. I like the fact that it contains insightful articles accompanied by vibrant pictures. In this up to date era, I believe that everyone should be familiar with this fantastic bilingual magazine. What if, "Khabro-Nazar" is published monthly rather than being published by two months together? In this fashion readers do not have to hang around for two months. Thanks "Khabro-Nazar" for providing quality News and Views.

With Warm Regards

Ehsan Ullah Shah

Quetta

میں نے "خبر و نظر" کا ذولسانی میگزین پڑھا اور اس کے تمام مضامین کا مطالعہ کیا اور ایک شاندار میگزین پایا جس میں مفید معلومات تھیں۔ جس محنت سے آپ نے اس میگزین کو انگریزی اور اردو زبان میں ڈھالا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ جہاں تک اس کے مواد کا تعلق ہے تو یہ ایک مفید اور معلوماتی رسالہ ہے جو ہمیں حکومت امریکہ کی پاکستان میں تعلیم، معیشت اور سوسائٹی کے شعبوں میں ترقی کے عمل میں شمولیت کے بارے میں آگاہ کرتا ہے۔ یہ دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات اور باہمی کوششوں کے بارے میں بھی بتاتا ہے جو وہ پاکستان کو معاشی خوش حالی، سماجی شعبہ کی ترقی، صحافت کی آزادی اور جمہوری اداروں کے قیام کے لئے کر رہے ہیں۔

فیصل نوید طور

فیصل آباد

خبر و نظر کا تازہ شمارہ ملا جو بہت ہی اچھے اور معلوماتی تھا۔ سب سے پہلے میری جانب سے نئے امریکی صدر کے انتخاب پر مبارکباد قبول کیجئے۔ چھٹیوں کے بارے میں مضمون پڑھ کر مجھے ہانوکہ اور کوانزا کے بارے میں بہت کچھ معلومات ملیں۔

ثناء گل

راولپنڈی

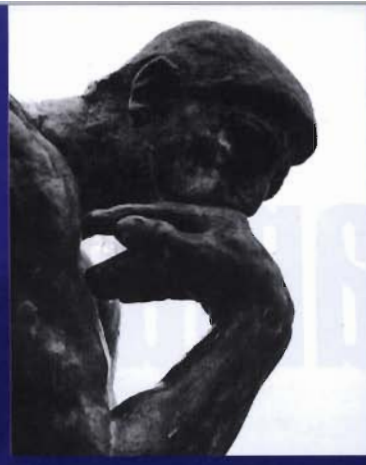
میں اتنے شاندار رسالہ "خبر و نظر" کو پڑھے بغیر نہیں رہ سکا بلکہ اسے تو مکان کی دہلیز پر ہی پڑھ لینا چاہیے۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ اس میں فکر و نظر پر مبنی مضامین اور ان کے ساتھ زبردست تصاویر ہوتی ہیں۔ عصر حاضر میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر شخص کو اس شاندار اور ذولسانی رسالہ سے آگاہ ہونا چاہیے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ خبر و نظر اگر دو مہینے کے بجائے ہر ماہ شائع ہو؟ اس طرح قارئین کو دو مہینے تک انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ "خبر و نظر" معیاری خبریں اور آراء فراہم کرنے پر تمہارا شکریہ۔

نیک خواہشات کے ساتھ

احسان اللہ شاہ

کوئٹہ





# جواب کی تلاش

## Looking for Answer

Khbr-o- Nazar is pleased to announce the launch of its new monthly column "Looking for Answer". This new addition of the magazine gives our readers a voice to comment and share their views on a myriad of topics that are shaping our world. Each edition of "Looking for Answer" will pose a question to you (our readers) and invite you to share your thoughts with us in short essay form. All submissions will be reviewed by the Public Affairs Section of the U.S. Embassy. Two "monthly winners" will be chosen and have their essays published in the subsequent edition of Khbr-o-Nazar. Winners will also receive a prize from the Public Affairs Section.

The following are the official guidelines for essay submissions:

- Essays in either English or Urdu should not exceed 250 words
- All essay submissions can be sent electronically to infoisb@state.gov or via mail
- All essays must focus on the question presented in the most current edition of "Looking for Answer"
- Deadline for submission of essays is the 25th of every month.
- All submissions must include the submitter's complete name, telephone number and home or work address.
- Essays will be published in the edition following the next issue of Khbr-o-Nazar.
- Winner will receive a prize mailed to their indicated address.
- Along with the two monthly winners three "honorable mentions" will receive certificates

ہمیں یہ اعلان کر کے خوشی ہو رہی ہے کہ "خبر و نظر" میں "جواب کی تلاش" کے عنوان سے نیا کالم شروع کیا جا رہا ہے۔ اس کالم میں ہمارے قارئین کو ان بہت سے موضوعات پر اظہار رائے کا موقع ملے گا جن سے ہماری دنیا تشکیل پاتی ہے۔ "جواب کی تلاش" کے ہر ایڈیشن میں قارئین سے ایک سوال پوچھا جائے گا جس پر انہیں ایک مختصر مضمون کی صورت میں اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی جائے گی۔ امریکی سفارتخانے کے امور عامہ کا شعبہ ان مضامین کا جائزہ لے گا۔ ہر ماہ دو جیتنے والوں کا انتخاب کیا جائے گا اور خبر و نظر کے آئندہ شمارے میں ان کے مضامین شائع کئے جائیں گے۔ جیتنے والوں کو امور عامہ کے شعبے کی جانب سے انعامات بھی دیئے جائیں گے۔

مضامین کیلئے رہنما اصول درج ذیل ہیں

- مضمون 250 الفاظ سے زیادہ نہ ہو۔
- تمام مضامین ای میل ایڈریس: infoisb@state.gov پر بھیجے جائیں۔
- تمام مضامین میں "جواب کی تلاش" کے تازہ ترین ایڈیشن میں دیئے گئے سوال کو پیش نظر رکھا جائے۔
- مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ ہر ماہ کی 20 ہوگی۔
- بھیجنے والے کا مکمل نام، ٹیلی فون نمبر اور گھر کا کام کی جگہ کا پتہ مضامین میں درج ہونا چاہئے۔
- جیتنے والوں کو ہر ماہ کی 25 تاریخ تک آگاہ کر دیا جائے گا۔
- مضامین "خبر و نظر" کے آئندہ شمارے میں شائع کئے جائیں گے۔
- جیتنے والوں کو ان کے دیئے گئے پتے پر بڈریوڈاک انعامات بھیجے جائیں گے۔

## Question of the Month

On January 20, 2009, the world focused in on the U.S. to witness a historic inauguration. One of President Obama's main campaign platforms was his promise to bring about "Change" for the American people in reference to both domestic and international policies. What are your views on Obama's vision for "Change"?

## اس ماہ کا سوال

20 جنوری 2009 کو دنیا کی توجہ، نئے صدر کے اقتدار سنبھالنے کی تاریخی تقریب دیکھنے کیلئے امریکہ پر مرکوز تھی۔ صدر اوباما کی انتخابی مہم کا ایک اہم پہلو، ملکی اور بین الاقوامی پالیسیوں کے حوالے سے امریکی عوام کیلئے "تبدیلی" لانے کے بارے میں ان کا وعدہ تھا۔ "تبدیلی" سے متعلق اوباما کے تصور پر آپ کی رائے کیا ہے؟

# Obama's Inauguration Evokes Global Celebration

President is first person of color  
to govern country with white majority

By Stephen Kaufman  
Staff Writer

Washington — The flag-draped western face of the U.S. Capitol in Washington briefly became the focus of worldwide attention on January 20 as Barack Obama was sworn in as president and delivered his inaugural



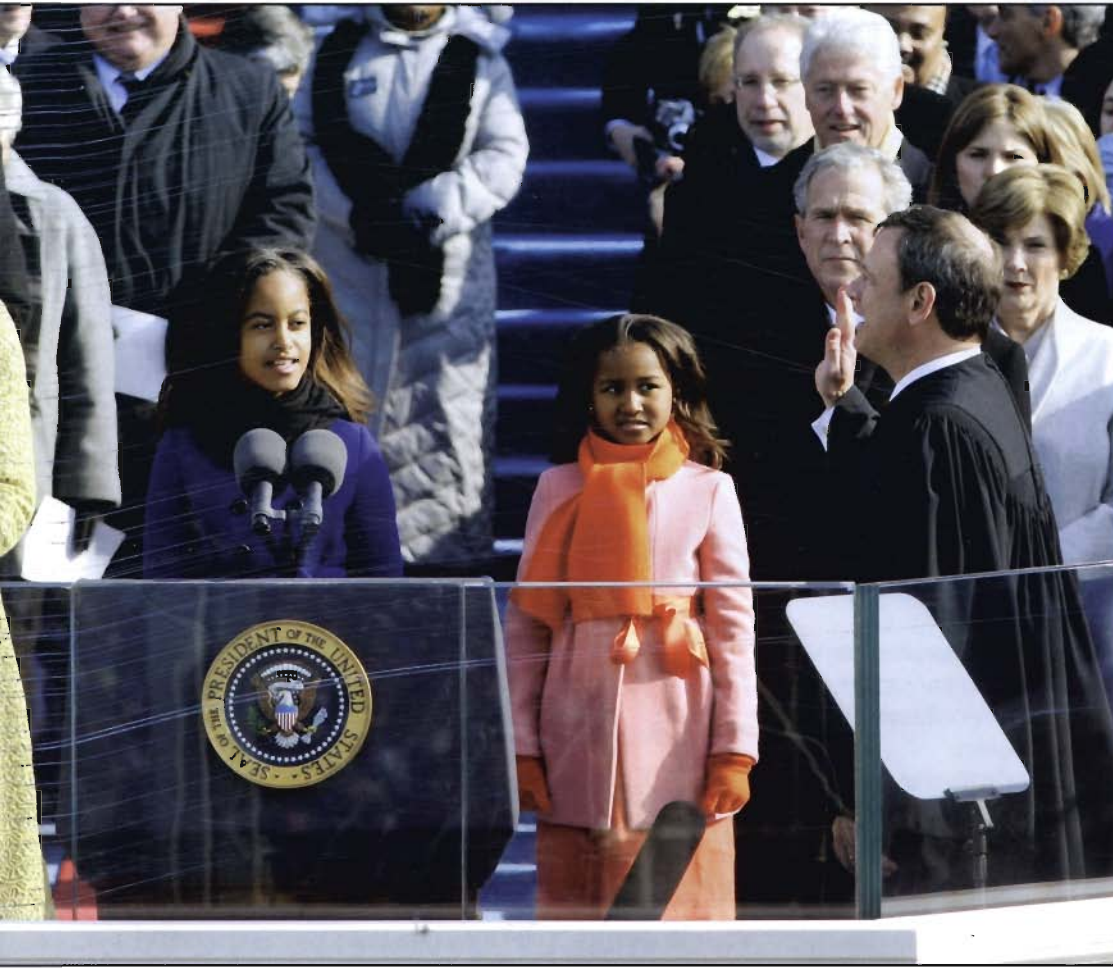
(AP Photo)

## صدر اوباما کی حلف برداری پر عالمی سطح پر خوشی

واشنگٹن 20 جنوری کو واشنگٹن میں کانگریس کا دفتر Capitol اس وقت عالمی توجہ کا مرکز بن گیا، جب براک اوباما نے صدر کے عہدے کا حلف اٹھایا اور اپنے افتتاحی خطاب میں امریکیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کرنا ہوگا اور دنیا کو بتانا ہوگا کہ امریکیوں کا جذبہ اب پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہے اور اس جذبے کو شکست نہیں دی جاسکتی۔

ٹی وی، انٹرنیٹ اور ریڈیو اسٹیشنوں سے براہ راست نشر ہونے والی اس تقریب نے دنیا بھر کے سامعین کو یکجا کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی امریکی ٹی وی چینلوں نے دور دراز علاقوں کے لوگوں کے تاثرات بھی امریکیوں تک پہنچائے، جن میں انڈونیشیا کے اُس اسکول سے لے کر، جہاں اوباما





صدر اوباما  
پہلے سیاہ فام ہیں،  
جو سفید فام اکثریت  
والے ملک کی  
قیادت کریں گے

address, calling on Americans to meet the challenges that currently face them and telling the world that the American spirit "is stronger and cannot be broken."

The live telecasts and webcasts of President Obama's inauguration ceremony united audiences all over the world. At the same time, U.S. television networks brought Americans the public reactions from places such as the Indonesian school Obama attended for four years and his father's village in Kogelo, Kenya.

The former Illinois senator's rise to become the 44th president of the United States is a story that has inspired Americans and non-Americans alike.

Besides making his mark in U.S. history as the nation's first African-American president, Obama is now the first person of color to govern a country with a white majority.

That significance was felt strongly among many Africans, who take great pride in Obama's Kenyan ancestry. Celebrating his heritage, the new president invited three of his Kenyan relatives to join him for the Washington festivities.

"This is the first of its kind," a reader from South Africa told America.gov, adding "I am proud to be a black."

## WORLD REACTS

Kenya was not the only country celebrating itself as a land of Obama's ancestors. The small Irish town of Moneygall near Dublin decked itself out in the red, white and blue colors of the American flag for the occasion. The president's great-great-great grandfather on his mother's side is believed to have emigrated from there to the

نے چار سال تک تعلیم حاصل کی، کینیا کے قصبے کوگیلو تک کے لوگوں کے تاثرات شامل تھے، جو اوباما کے والد کا آبائی گاؤں ہے۔

ایلیوئے کے سابق سینیٹر براک اوباما کا امریکہ کے 44 صدر کی حیثیت سے انتخاب ایک ایسا واقعہ ہے، جس نے امریکیوں اور غیر امریکیوں سب کو نیا دلولہ دیا ہے۔ امریکہ کے پہلے افریقی امریکی صدر ہونے کی حیثیت سے نئی تاریخ رقم کرنے کے علاوہ اوباما پہلے سیاہ فام ہیں، جو سفید فام اکثریت والے ملک پر حکمرانی کریں گے۔ اس حقیقت کا احساس افریقیوں میں بہت نمایاں طور پر دیکھا گیا، جو اوباما کے کینیا نژاد ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ صدر اوباما نے بھی انھیں یاد رکھا اور اپنے کینیا کے تین رشتہ داروں کو واشنگٹن کی تقریب میں شرکت کی دعوت دی۔

جنوبی افریقہ کے ایک شخص نے راقم کو بتایا کہ "یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے۔ مجھے اپنے سیاہ فام ہونے پر فخر ہے۔"

## عالمی ردعمل

کینیا ویا احد ملک نہیں تھا، جو اوباما کے اباؤ اجداد کا ملک ہونے کے باعث خوشیاں منا رہا تھا۔ ڈبلن کے قریب آئرلینڈ کے ایک چھوٹے سے قصبے منی گال نے بھی اپنے آپ کو اس موقع پر امریکی پرچم کے نیلے، سرخ اور سفید رنگوں سے مزین کیا، کیونکہ صدر اوباما کی والدہ کے پردادا 1850 میں اس قصبے سے امریکہ آ کر آباد ہوئے تھے۔

بھارت میں سخت سردی کے باوجود بے شمار لوگوں نے رات نو بجے ٹی وی پر براہ راست تقریب حلف برداری دیکھی۔ اس مقصد کے لئے بڑی تعداد میں لوگ ہوٹلوں اور ریسٹورانوں میں پہنچے۔



United States in 1850.

Despite a chilly evening in India, many viewed the proceedings as they happened live at 9 p.m. local time, holding impromptu gatherings in restaurants. In neighboring Pakistan, schoolchildren celebrated earlier in the day with a prayer ceremony for global peace.

Faith healers in Peru practiced an ancient Andean ritual known as Jatun Sonjo, or "Big Heart," which originally was dedicated to rulers of the Inca civilization. The ceremony included chanting Obama's name while shaking rattles and throwing flower petals at his photograph. The town of Obama, Japan, had its own special inaugural celebration with a ceremony at a Buddhist temple, followed by a Hawaiian-style party and hula dancing to honor the president's birthplace in the 50th U.S. state. The Kenyan name Obama means "little beach" in Japanese, and the town has enjoyed newfound fame thanks to that coincidence.

A Ugandan reader pointed out to America.gov that the president's first name, Barack, means "blessing" in Swahili. He wrote, "May the good lord bless you during this amazing time of your life leadership."

## ■ SYMBOL OF EMPOWERMENT, ENGAGEMENT

Obama's inauguration offered reasons to celebrate besides his heritage: Some viewed his presidency as the empowerment of the post-baby-boom generation; for others it represented a new beginning in America's relations with the world.

A reader from the Netherlands welcomed Obama's inaugural address for its "warning of greed and [the] failure of the previous administration. ... I feel safe again and the hatred against the West will diminish much sooner now," he wrote, but also hoped that people will "not expect too much too soon."

A reader in Canada welcomed the improvement in the U.S. public image, saying, "As Canadians we feel it when you hurt, and are happy to share in this great joy."

That sentiment was echoed in a comment from South Africa. A reader told America.gov that if the United States is able to "find peace and prosperity, then the rest of the world will more than likely follow."

"Especially the Third World countries," she said. "Every time the USA sneezes, we cop the fallout."

پاکستان میں اسکول کے بچوں نے عالمی امن کے لئے دعا کے ذریعے اوہاما کی صدارت کی خوش منائی۔ بیرو کے روحانی عاملوں نے ایک قدیم رسم (یعنی بڑا دل) ادا کی۔ یہ رسم قدیم زمانے میں "انکا" تہذیب سے تعلق رکھنے والے حکمرانوں کے لئے ادا کی جاتی تھی۔ یہ رسم اوہاما کا نام لے کر، ساز بجاتے ہوئے اور اوہاما کی تصویر پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کر کے ادا کی گئی۔ جاپان کے قصبے اوہاما میں بھی اس موقع پر بودھ مندر میں ایک خصوصی تقریب ہوئی، جس کے بعد "ہوائی" طرز کی پارٹی ہوئی اور "ہوائی" کا روایتی رقص ہوا، اور اس طرح صدر کی جائے پیدائش اور امریکہ کی 50 ویں ریاست "ہوائی" (Hawaii) کو اعزاز بخشا گیا۔ جاپانی زبان میں اوہاما کا مطلب ہے: چھوٹا ساحل۔ صدر اوہاما کے ہم نام ہونے کی وجہ سے اس جاپانی قصبے کو بھی شہرت ملی۔ یوگنڈا کے ایک شخص نے بتایا کہ سواحلی زبان میں صدر کے نام کے پہلے حصے براک کا مطلب ہے برکت۔ اس نے کہا: میری دعا ہے کہ خداوند اوہاما کو زندگی کے اس عظیم ترین لمحے میں اپنی برکتوں سے نوازے!

## ■ نئی نسل کے باختیار بننے کی علامت

اوہاما کی صدارت پر صرف ان کے رنگ و نسل کی نسبت سے ہی خوشیاں نہیں منائی گئیں، بلکہ کئی لوگوں نے ان کی صدارت کو نئی نسل کو باختیار بنانے کی علامت قرار دیا۔ کئی ایک نے اسے دنیا کے ساتھ امریکہ کے تعلقات کے ایک نئے دور کی شروعات قرار دیا۔

ہالینڈ کے ایک شخص نے اوہاما کی افتتاحی تقریر کی اس بات کا خیر مقدم کی، جس میں انھوں نے لالچ اور ہوس کے خلاف خبردار کیا تھا اور سابق انتظامیہ کی ناکامی کا ذکر کیا تھا۔ اس نے کہا، میں اب اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ مغرب کے خلاف پائی جانے والی نفرت کم ہو جائے گی۔ تاہم لوگوں کو جلد بازی میں ضرورت سے زیادہ توقعات وابستہ نہیں کرنی چاہئیں۔

کینیڈا کے ایک شہری نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے امریکہ کے ایچ میں بہتری کا خیر مقدم کیا اور کہا: جب آپ کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو ہم بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں اور اس وقت آپ کو جو خوشی حاصل ہے، ہم بھی اس میں شریک ہیں۔

جنوبی افریقہ سے بھی اسی طرح کے جذبات کا اظہار کیا گیا۔ ایک شخص نے بتایا کہ اگر امریکہ کو امن و خوشحالی ملتی ہے تو باقی دنیا کو بھی امن اور خوشحالی ملنے کا زیادہ امکان ہے، خصوصاً تیسری دنیا کے ملکوں کو۔ امریکہ کو اگر چھینک بھی آتی ہے، تو ہم پر اس کے اثرات پڑتے ہیں۔





سفارتخانہ اسلام آباد کے شعبہ امور عامہ نے نئے صدر کے عہدہ سنبھالنے کے دن کی سرگرمیوں کے بارے میں "مجموعی پیکج" تیار کیا۔ پیر کو پریس سیکشن نے پاکستان کے سرکاری ٹیلی ویژن، پی ٹی وی، کو یوم افتتاح کے مفہوم، اس دن کی تاریخ، پاکستانی صدر کے عہدہ سنبھالنے سے اس کے موازنے ("اقتدار کی پراسن منتقلی") اور اس طرح کی دوسری باتوں کے بارے میں سفیر پیٹرین کا 20 منٹ دورانیے کا انٹرویو ریکارڈ کرنے میں اعانت کی۔ یہ انٹرویو سفیر کی رہائش گاہ پر ریکارڈ کیا گیا جو افتتاحی تقریب کی براہ راست کوریج کے ساتھ ملک بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ علاوہ ازاں اس انٹرویو کی آواز کا اردو ترجمہ ریکارڈ کیا گیا جو دن بھر ریڈیو پاکستان سے کئی بار نشر ہوا۔

20 جنوری کو (مقامی وقت کے مطابق) رات ساڑھے آٹھ بجے سے آدھی رات کے بعد تک سفیر نے اپنی رہائش گاہ پر ایک بڑے استقبالیے کا اہتمام کیا جس میں 120 سے زیادہ ذرائع ابلاغ کے نمائندوں، سیاسی شخصیات، تاجر برادری اور دیگر اہم لوگوں کو افتتاحی تقریب براہ راست دیکھنے کی دعوت دی گئی۔ رہائش گاہ کے داخلی حصے پر بڑے بڑے پوسٹر قطار میں رکھے



## Inauguration Day EVENTS "ISLAMABAD"

Embassy Islamabad Public Affairs put together a "total package" of Inauguration Day activities. On Monday, the Press Section solicited the state broadcaster, PTV, to tape a 20-minute interview with Ambassador Patterson on the meaning of Inauguration Day, the history of inauguration, parallels and differences with Pakistani Presidential inaugurations ("the peaceful transition of power"), and so on. The interview was staged at the Ambassador's Residence and broadcast nationwide as the local "lead-in" to their live coverage of the inauguration. In addition, the audio portion was dubbed in Urdu and broadcast in regular rotation all day on Radio Pakistan.

On the evening of January 20 from 8:30pm (local time) until after midnight, the Ambassador hosted a large reception at her residence for more than 120 media, political figures, the business community, and other key contacts to watch the inauguration. Guests were greeted by a post-generated poster standing exhibit lining the entrance that featured pictures and biographical information of all past U.S. Presidents. Inside the Residence, flags and a red, white and blue scheme provided a festive backdrop for the occasion.

Live coverage of the inauguration was displayed on a large screen via projector and three plasma sets located in various rooms. Guest were eager to pick up and take home copies of the special edition Islamabad Public Affairs' English and Urdu magazine Khabr-o-Nazar – hot off the presses in time for the reception -- featuring President Obama on its cover, the eJournalUSA publication: "Barack Obama: 44th President of the United States" and special souvenir Embassy Islamabad Inauguration Day commemorative pamphlets which were compiled, written and produced in-house and shared with Consulate Lahore for distribution during a reception they also held there.

## حلف برداری کے دن کی تقریبات اسلام آباد

گئے جن پر امریکہ کے تمام سابقہ صدور کی تصاویر آویزاں تھیں اور ان کے حالات زندگی درج تھے۔ اس موقع پر رہائش گاہ کو امریکی پرچموں اور سرخ، سفید اور نیلی جھنڈیوں سے خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔

صدر کے منصب سنبھالنے کی تقریب، پروجیکٹر کے ذریعے ایک بڑی سکرین اور مختلف کمروں میں رکھے گئے تین پلازما سٹو وی ٹی ویس پر براہ راست دکھائی گئی۔ مہمان، شعبہ امور عامہ اسلام آباد کے انگریزی اور اردو زبان کے جریدے "خبر و نظر" کا خصوصی شمارہ (جس کے سرورق پر صدر اوباما کے تصویر چھپی تھی)، "براہ اوباما: امریکہ کے 44 ویں صدر" کے عنوان سے الیکٹرانک جرنل یو ایس اے کی اشاعت اور سفارتخانہ اسلام آباد کا خصوصی سوویترز، یوم افتتاح کے یادگاری پمفلٹ ساتھ لے جانے کیلئے بے تاب تھے۔ یہ پمفلٹ، سفارتخانہ اسلام آباد میں اور قونصل خانہ لاہور کے اشتراک سے تیار کئے گئے اور استقبال کے دوران تقسیم کئے گئے۔









حلف برداری کے دن کی  
**تقریبات**  
اسلام آباد





# Inauguration Day **EVENTS** "ISLAMABAD"







لنکن کارز کراچی نے صدر اوبامہ کے منصب سنبھالنے کا جشن 21 جنوری، 2009 کو منایا۔ اس موقع پر امریکی صدر اور ان کی انتظامیہ کے بارے میں ای جرنل اور دوسری معلومات سمیت آئی پی پی پبلیکیشنز، ویب سائٹ America.gov سے ڈاؤن لوڈ کی گئیں اور انہیں لوگوں کے ملاحظے کیلئے طبع شدہ پوسٹروں کی صورت میں لنکن کارز کراچی میں رکھ دیا۔  
صدر اوبامہ کی حلف برداری اور ان کی تقریر، جو سی این این سے ریکارڈ کی گئی، دن بھر دکھائی جاتی رہی۔ لوگوں نے اس میں خاصی دلچسپی ظاہر کی اور امریکہ کے پہلے



# Inauguration Day EVENTS "KARACHI"

Lincoln Corner Karachi celebrated the inauguration of President Barak Obama on January 21, 2009. It downloaded IIP publications including e-journal and other information on new the US president and his administration from America.gov

Recorded oath taking and speech of President Obama from CNN was played throughout the day. People took much interest and termed this event as historic in reference to President Obama being the African American President of the United States. They praised President Obama for his remarks about Muslims and hoped that the new administration will change its policies towards Pakistan and Muslim world. They also appreciated the way this transition took place. It was stressed that the similar attitude is needed in Pakistani society. Some visitors were expressed their concerns on a possible continuation of the previous US Foreign Policy. An audience of around 40 visitors attended the event.



## حلف برداری کے دن کی تقریبات "کراچی"

افریقی نژاد صدر کے حوالے سے اس افتتاحی تقریب کو تاریخی قرار دیا۔ انہوں نے مسلمانوں کے بارے میں صدر اوبامہ کے کلمات کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ نئی انتظامیہ پاکستان اور اسلامی دنیا کے بارے میں اپنی پالیسیوں میں تبدیلی لائے گی۔ انہوں نے اقتدار کی منتقلی کے انداز کی بھی تعریف کی اور اس بات پر زور دیا کہ ہمارے معاشرے میں بھی ایسے طرز عمل کی ضرورت ہے۔ بعض حاضرین نے امریکہ کی سابق خارجہ پالیسی جاری رہنے کے بارے میں خدشات کا اظہار کیا۔ تقریب میں ایک ایک صفحات کے پمفلٹس "اوبامہ کی انتظامیہ" اور "یوم افتتاح"، اشاعت: "براک اوبامہ: امریکہ کے 44 ویں صدر"، ای جرنل یو ایس اے: "امریکہ میں صدارتی اختیارات کی منتقلی اور امیدوار" اور لنکن کارز میں نمائش کیلئے رکھے گئے اور براک اوبامہ کی سوانح عمریاں "میرے والد کے خواب" اور "امید کی جرات مندی" شامل ہیں۔



# حلف برداری کے دن کی تقریبات ”لاہور“

## Inauguration Day EVENTS ”LAHORE“

In view of the immense interest in the U.S. Elections and their result, U.S. Consulate Lahore's Principal Officer Bryan Hunt hosted around 250 guests at his residence to watch the Presidential Inauguration ceremony, culminating months of programming on various aspects of the U.S. electoral process.

"Starting in October 2008, the U.S. Consulate hosted a series of programs to mark the U.S. Presidential Elections," stated Public Affairs Officer Traci Mell. "We talked about the primaries and caucuses, the Presidential debates, and the Electoral College, and even held a mock poll where students voted in favor of President Obama."

Televisions were set up throughout the residence and a projector screen was arranged so that all guests could watch the ceremony. Guests were also provided with copies of the publication "The New President: 44th President of the United States" and a Mission-designed handbook about the Inauguration Ceremony.

Several guests wore their "Obama/Biden" pins received during the Consulate's election results breakfast on November 4, 2008.

After the ceremony, many guests congratulated Consulate staff on the new administration and the democratic transition process.

امریکی انتخابات اور ان کے نتائج میں کے بارے میں لوگوں کے بے پناہ دلچسپی کے پیش نظر لاہور میں امریکی توصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے اپنی رہائش گاہ پر لگ بھگ اڑھائی سو مہمانوں کے اعزاز میں ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا تاکہ صدارتی حلف برداری کی تقریب براہ راست دیکھی جائے جو امریکی انتخابی عمل کے مختلف پہلوؤں کے متعلق مہینوں سے جاری تقریبات کے سلسلہ کی آخری کڑی تھی۔

شعبہ امور عامہ کی افسر میٹل ٹریسی نے کہا کہ اکتوبر 2008ء سے آغاز کرتے ہوئے امریکی توصل خانہ نے امریکی صدارتی انتخابات کی مناسبت سے پروگراموں کے ایک پورے سلسلہ کی میزبانی کی۔ ہم نے پرائمری انتخابات، کانسز، صدارتی مباحثے اور الیکٹورل کالج کے بارے میں بات چیت کی اور حتیٰ کہ ایک فرضی پولنگ کا بھی اہتمام کیا جس میں طلباء و طالبات نے صدر اوباما کے حق میں ووٹ ڈالے۔

رہائش گاہ میں متعدد ٹیلی ویژن سیٹس رکھے گئے تھے اور ایک پروجیکٹر سکرین کے ذریعہ حلف برداری کو تمام مدعوین کو دکھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مہمانوں میں "براک اوباما: امریکہ کے 44ویں صدر" کے عنوان سے ایک جریدہ اور سفارتخانہ کے تیار کردہ یوم افتتاح کے یادگاری کتابچہ تقسیم کئے گئے۔

متعدد مہمانوں نے 4 نومبر 2008ء کو انتخابات کے نتائج کے موقع پر توصل خانہ میں استقبالیہ میں اوباما اور بائیڈن کے سو ویئر لگا رکھے تھے۔

تقریب کے اختتام پر کئی مہمانوں نے توصل خانہ کے عمل کو نئی انتظامیہ اور اقتدار کی جمہوری منتقلی کے عمل پر مبارکباد پیش کی۔





Secretary of State Hillary Clinton Calls for

# Robust Diplomacy

President's visit to State Department highlights emphasis on diplomacy



(AP Photo)

By Stephen Kaufman  
Staff Writer

Washington — Hours after being sworn in as the 67th secretary of state, Hillary Clinton arrived for her first day on the job, telling a crowd of State Department employees gathered to welcome her that she will work with "joy and responsibility, commitment and collaboration."

Speaking on January 22, Secretary Clinton described American foreign policy as a stool with three legs: defense, diplomacy and development. "We are responsible for two of the three legs," she said.

"I will do all that I can, working with you, to make it abundantly clear that robust diplomacy and effective development are the best long-term tools for securing America's future."

## موثر سفارت کاری

ہی امریکہ کے محفوظ مستقبل کی بہترین ضامن ہے

وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن

ملک کی 67 ویں وزیر خارجہ کی حیثیت سے حلف اٹھانے کے چند گھنٹے

بعد ہلیری کلنٹن پہلے دن اپنے دفتر پہنچیں۔ اپنے استقبال کے لئے جمع ہونے

والے محکمہ خارجہ کے اسٹاف سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا میں "خوشی، ذمہ

داری، لگن اور باہمی تعاون" سے اپنے فرائض منصبی ادا کروں گی۔

انھوں نے امریکہ کی خارجہ پالیسی کو ایک ایسی عمارت قرار دیا، جو تین ستونوں پر قائم

ہے: دفاع، سفارت کاری اور ترقی۔ ان میں سے دو ستونوں کی دیکھ بھال کرنا ہماری ذمہ



داری ہے۔ ” آپ سب کے ساتھ مل کر کام کرتے ہوئے میں یہ واضح کرنا چاہتی ہوں کہ موٹر سفارت کاری اور ترقی ہی امریکہ کے محفوظ مستقبل کی بہترین ضمانت ہے۔“

سینیٹ نے ہلیری کلنٹن کے عہدے کی توثیق 21 جنوری کو کی۔ توثیقی ووٹنگ کے فوراً بعد انھوں نے نیویارک سے اپنی سینیٹ کی سیٹ سے استعفیٰ دے دیا۔ پھر ایک پرائیویٹ تقریب میں، جس میں ان کے شوہر اور سابق صدر بل کلنٹن بھی شریک ہوئے، انھوں نے وزیر خارجہ کے عہدے کا حلف اٹھایا۔

(AP Photo)



Clinton was confirmed by the Senate January 21; immediately after the vote, she resigned her seat as a senator from New York. Then, in a private ceremony attended by her husband, former President Bill Clinton, she was sworn in as secretary of state.

### OBAMA PLEDGES PRINCIPLED, FOCUSED AND SUSTAINED DIPLOMACY

Clinton's first day on the job included a visit to the State Department by President Obama and Vice President Biden.

Obama said his decision to meet with State Department officials on his second day in office "underscores my commitment to the importance of diplomacy in renewing American leadership."

The strength of the United States "comes not just from the might of our arms or the scale of our wealth, but from our enduring values," the president said. "And for the sake of our national security and the common aspirations of people around the globe, this era has to begin now."

Obama said progress on addressing global challenges "will not come quickly or easily," and the United States cannot "promise to right every single wrong around the world."

However, "we can pledge to use all elements of American power to protect our people and to promote our interests and ideals, starting with principled, focused and sustained American diplomacy."

The Obama administration will seek new partnerships and ask more from the international community "because security in the 21st century is shared," he said.

"A new era of American leadership is at hand," the president said, telling State Department employees they would be "at the front lines of engaging in that important work."

### CLINTON SEES GLOBAL "POTENTIAL AND POSSIBILITY"

Secretary Clinton told Obama she was "not only honored and delighted, but challenged" by the president's visit. "And yet, Mr. President, we feel up to that challenge. We want to do our very best work in furtherance of your goals," she said.

Clinton announced the appointments of former U.S. Senator George Mitchell as special envoy to the Middle East and former ambassador Richard Holbrooke as special representative for Afghanistan and Pakistan. (See "Obama Names Special Envoys

اصولی، بر محل اور پائیدار سفارت کاری پر عمل کیا جائے گا۔ صدر اوباما

وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن کے پہلے دن کی مصروفیات میں محکمہ خارجہ میں صدر اوباما اور نائب صدر ہائین کا استقبال بھی شامل تھا۔

محکمہ خارجہ کے دورے کے موقع پر صدر اوباما نے کہا: ”عہدہ صدارت سنبھالنے کے دوسرے ہی دن میرا محکمہ خارجہ کا دورہ، اس بات کا اظہار ہے کہ میں امریکی قیادت کی



for Middle East, Afghanistan-Pakistan.")

"Nowhere is there a need for a vigorous diplomatic approach more apparent than in the two regions that epitomize the nuance and complexity of our interconnected world," the secretary said.



At her welcoming reception, Clinton said her task will not be easy, but she described the current global climate as one of "potential and possibility."

"I don't get up in the morning just thinking about the threats and the dangers, as real as they are. I also think about what we can do and who we are and what we represent," Clinton said.

تجدید کے لئے سفارت کاری کو کتنی اہمیت دیتا ہوں۔“

انہوں نے کہا امریکہ کی طاقت محض اسلحہ یا دولت کی مرہون منت نہیں۔ یہ ہماری لازوال اقدار کا نتیجہ ہے۔ ہمیں اپنی قومی سلامتی کی خاطر اور دنیا بھر کے لوگوں کی مشترکہ آرزوؤں اور امنگوں کی خاطر نئے دور کا آغاز کرنا ہوگا۔ عالمی چینلجوں سے نمٹنا آسان یا عارضی کام نہیں اور نہ ہی امریکہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ہم دنیا میں ہر غلط کام کو درست کر دیں گے، تاہم ہم یہ وعدہ ضرور کرتے ہیں کہ ہم امریکی طاقت کے تمام ذرائع کو اپنے عوام کی حفاظت اور اپنے وطن کے مفادات اور اقدار کے لئے استعمال کریں گے، اور ہم اصولی، برحمل اور پائیدار سفارت کاری کے ذریعے اس کا آغاز کریں گے۔ ہم دنیا کے ساتھ نئی شراکت داری قائم کریں گے اور بین الاقوامی برادری کو زیادہ بڑا کردار ادا کرنے کو کہیں گے، کیونکہ 21 ویں صدی کی سیکورٹی مشترکہ ذمہ داری کا تقاضا کرتی ہے۔ صدر نے کہا امریکی قیادت کا ایک نیا دور شروع ہونے والا ہے اور امریکی محکمہ خارجہ کے عہدیدار اس کام کی تکمیل میں صف اول میں شامل ہوں گے۔

**موجودہ عالمی ماحول بہت سے امکانات اور صلاحیتیں رکھتا ہے :**

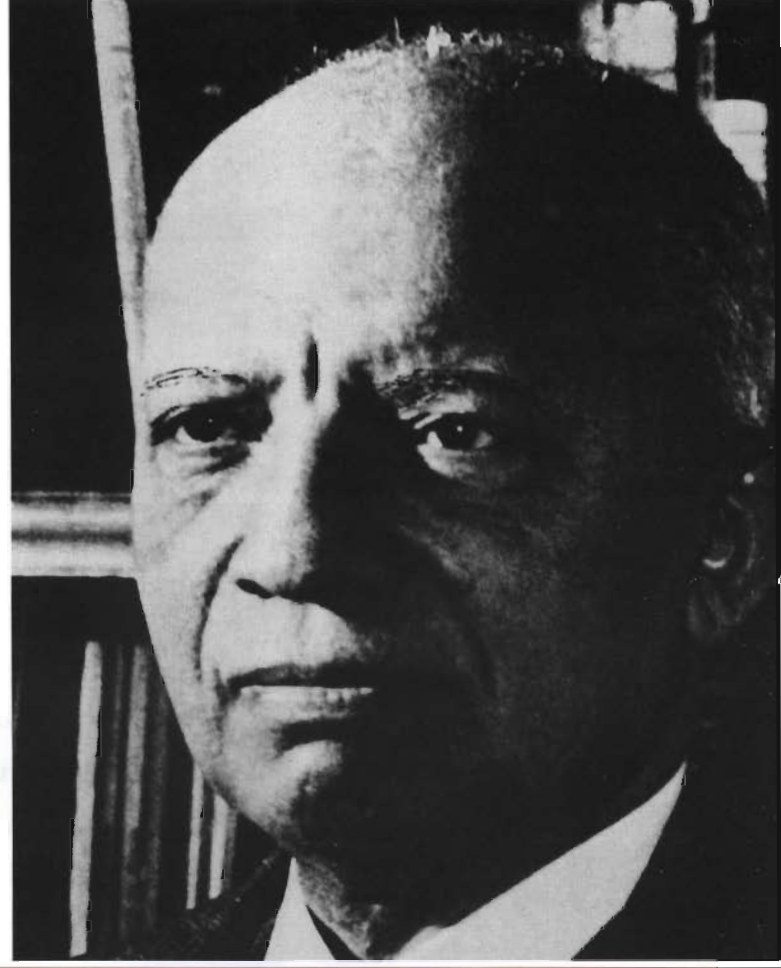
**وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن**

وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن نے صدر اوباما کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: آپ کا دورہ میرے لئے نہ صرف خوشی اور افتخار کا باعث ہے بلکہ میں اسے ایک چینلج کا آغاز بھی سمجھتی ہوں۔ جناب صدر! ہم اس چینلج کا مقابلہ کریں گے اور اپنے قومی مفادات کے تحفظ کے لئے اپنی بہترین صلاحیتیں استعمال کریں گے۔

ہلیری کلنٹن نے سابق سینیٹر جارج ملچل کو مشرق وسطیٰ کے لئے اور سابق سفیر رچرڈ ہالبروک کو افغانستان اور پاکستان کے لئے خصوصی ایپٹی مقرر کئے جانے کا اعلان کیا اور کہا کہ ان دونوں علاقوں میں سفارتی کوششیں تیز کرنے کی جتنی ضرورت ہے، کہیں اور نہیں ہو سکتی، کیونکہ یہ علاقے آج کی باہمی طور پر مربوط دنیا کی پیچیدگیوں کا مجسم نمونہ ہیں۔

انہوں نے استقبالیہ تقریب میں کہا، میرا کام آسان نہیں، تاہم موجودہ عالمی ماحول اپنے اندر بہت سے امکانات اور صلاحیتیں رکھتا ہے۔ میں محض یہ سوچتے ہوئے صبح نہیں اٹھتی کہ خطرات کیا ہیں، جو کہ بجا طور پر موجود ہیں۔ میں یہ بھی سوچتی ہوں کہ ہم کیا کر سکتے ہیں، ہم کون ہیں اور ہم کس کی نمائندگی کر رہے ہیں؟

(AP Photo)



## Honoring Accomplishments of Black Americans

Black History Month was the inspiration of Carter G. Woodson, a noted scholar and historian, who instituted Negro History Week in 1926. He chose the second week of February to coincide with the birthdays of President Abraham Lincoln and the abolitionist Frederick Douglass. He founded the Association for the Study of African American Life and History (ASALH), which supports historical research, publishes a scholarly journal and sets the theme for Black History Month each year.

The celebration was expanded to a month in 1976, the nation's bicentennial. President Gerald R. Ford urged Americans to "seize the opportunity to honor the too-often neglected accomplishments of black Americans in every area of endeavor throughout our history."

The theme for 2009, "The Quest for Black Citizenship in the Americas," honors the centennial of the National Association for the Advancement of Colored People (NAACP) and highlights "the problem of race and citizenship in American history, from the experiences of free blacks in a land of slavery to the political aspirations of African Americans today," according to the ASALH Web site. "The centennial also provides an opportunity to explore the history of other nations in the Americas, where former slaves also sought the fruits of citizenship."

In 2003, President Bush signed legislation to establish the new museum, which will be located on the National Mall near the Washington Monument. Although the new museum has not yet been built, it launched a photo exhibition at the National Portrait Gallery late in 2007 that is traveling to museums around the country through 2011.

Each year, the U.S. president honors Black History Month, or African-American History Month as it is also called, with a proclamation and a celebration at the White House. States and cities hold their own events around the country, and media feature topics related to black history.

سیاہ فاموں کی تاریخ کا مہینہ جس میں

سیاہ فاموں کی

جدوجہد اور

خدمات کا اعتراف

کیا جاتا ہے



Washington – Each February, Black History Month honors the struggles and triumphs of millions of American citizens over the most devastating obstacles – slavery, prejudice, poverty – as well as their contributions to the nation's cultural and political life.

(AP Photo)



سیاہ فام امریکیوں کا مہینہ، کارٹر جی ڈی کے تصور تھا، جو ایک ممتاز دانشور اور مورخ تھے۔ انھوں نے 1926 میں اس مقصد کے لئے ”سیاہ فاموں کا ہفتہ“ منانے کا آغاز کیا اور صدر ابراہام لنکن اور غلامی کے خاتمے کے علمبردار لیڈر فریڈرک ڈگلس کے یوم ولادت کی مناسبت سے فروری کے دوسرے ہفتے کا انتخاب کیا۔ ڈی ڈی نے سیاہ فام امریکیوں کی تاریخ کے مطالعہ کی تنظیم (ASALH) کی بھی بنیاد رکھی، جو تاریخی تحقیق کی سرپرستی کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک علمی رسالہ شائع کرتی ہے اور ہر سیاہ فام امریکیوں کے مہینہ کے لئے موضوع منتخب کرتی ہے۔

1976 میں امریکہ کی آزادی کی دو صد سالہ تقریبات کے موقع پر سیاہ فاموں کے ہفتے کو توسیع دے کے اسے ایک مہینے میں تبدیل کر دیا گیا۔ صدر جی آر فورڈ نے اس موقع پر امریکیوں پر زور دیتے ہوئے کہا تھا کہ ”آئیے ہم اس موقع پر امریکی تاریخ کے ہر دور میں اور ہر شعبے میں سیاہ فام امریکیوں کی خدمات اور کارناموں کا اعتراف کریں، جنہیں اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔“

اس سال یعنی سن 2009 کے لئے اس مہینے کا موضوع ہے: امریکہ میں سیاہ فاموں کے تشخص کی تلاش۔ اس موضوع کا مقصد رنگدار نسل کے لوگوں کی فلاح و بہبود کی تنظیم (NAACP) کی صد سالہ خدمات کا اعتراف کرنا ہے۔ ASALH کی ویب سائٹ کے مطابق اس کا مقصد ہے: ”امریکی تاریخ میں نسل اور شہریت کے مسائل کو، غلاموں کی سرزمین پر آزاد سیاہ فاموں کے تجربات سے لے کر آج کے افریقی امریکیوں کے سیاسی عزائم کے تناظر میں اجاگر کرنا اور امریکہ کی سرزمین پر، جہاں سابق غلاموں نے شہریت کے ثمرات طلب کئے، دوسری اقوام کی تاریخ پر بھی تحقیق کرنا۔“

2003 میں صدر بش نے ایک نئے میوزیم کے قیام کے لئے ایک قانون پر دستخط کئے۔ یہ میوزیم یادگار واشنگٹن کے قریب نیشنل مال پر قائم ہوگا۔ اگرچہ یہ میوزیم ابھی تعمیر نہیں ہوا، تاہم اس کے لئے 2007 میں نیشنل پورٹریٹ گیلری میں تصویروں کی ایک نمائش شروع کی گئی ہے، جو 2011 تک باری باری ملک بھر کے عجائب گھروں میں لگائی جائے گی۔

ہر سال صدر امریکہ سیاہ فاموں کی تاریخ کے مہینے کے حوالے سے، جسے افریقی امریکی تاریخ کا مہینہ بھی کہا جاتا ہے، ایک فرمان جاری کرتا ہے اور وائٹ ہاؤس میں ایک تقریب منعقد کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف امریکی ریاستیں اور شہر بھی اپنے اپنے طور پر تقریبات منعقد کرتے ہیں، جبکہ ذرائع ابلاغ سیاہ فاموں کی تاریخ کے موضوع پر پروگرام پیش کرتے ہیں۔

واشنگٹن۔۔ ہر سال فروری کا مہینہ،

سیاہ فاموں کی تاریخ کے مہینے کے طور پر منایا جاتا ہے،

جس کے دوران ان لاکھوں امریکی شہریوں کو

خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے،

جنہوں نے غلامی، تعصب اور غربت و افلاس جیسے

انتہائی نامساعد حالات کے باوجود جدوجہد کی

اور کامیابی حاصل کی اور قوم کی ثقافتی اور سیاسی زندگی میں

گراں قدر خدمات انجام دیں۔

# Martin Luther King Jr.

Civil rights giant fought for principles with universal applicability

## مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کے کارناموں کی یاد مناتے ہیں

(AP Photo)



Source: www.america.gov

Americans on each third Monday of January honor the life and achievements of the Reverend Martin Luther King Jr. (1929-1968), the 1964 Nobel Peace laureate and the individual most associated with the triumphs of the African-American civil rights movement during the 1950s and 1960s. As a political organizer, supremely skilled orator and advocate of nonviolent protest, King was pivotal in persuading his fellow Americans to end the legal segregation that prevailed throughout the South and parts of other regions, and in sparking support for the civil rights legislation that established the legal framework for racial equality in the United States.

The occasion is a federal holiday. In 2009, it falls on January 19, the day before the inauguration of Barack Obama, the first African-American president of the United States.

King was among those champions of justice whose influence transcended national boundaries. A student of the philosophy and principles of nonviolence enunciated by Mohandas Karamchand Gandhi (1869-1948), King in 1959 traveled to India, where he studied further the legacy of the man his widow, Coretta Scott King, later would call his "political mentor." Nelson Mandela, accepting the 1993 Nobel Peace Prize, similarly credited King as his predecessor in the effort to resolve justly the issues of racism and human dignity.

Son of the prominent Atlanta pastor Martin Luther King Sr., King at the age of 26 completed a doctorate in theology at Boston University. In 1954, while completing his dissertation, King accepted the pastorate at the Dexter Avenue Baptist Church in Montgomery, Alabama. It was in Montgomery the following year that Rosa Parks, an African-American seamstress, was jailed for refusing to give up her seat on a segregated municipal bus to a white passenger. The incident sparked the Montgomery Bus Boycott, in which the city's African-Americans refused to patronize its segregated bus system. King led the organization directing the boycott and became the movement's public face, appealing to white Americans' spirit of

شہری حقوق کے عظیم علمبردار نے عالمگیر اصولوں کے لئے جدوجہد کی

امریکہ کے لوگ ہر جنوری کے تیسرے سوموار کو مارٹن لوتھر کنگ جونیئر (1929-1968) کی یاد مناتے ہیں، جنہوں نے 1964 میں امن کا نوبل انعام حاصل کیا تھا اور جو 1950 اور 1960 کے عشرے میں سیاہ فام امریکیوں کے شہری حقوق کی تحریک کے روح رواں تھے۔ وہ ایک اعلیٰ سیاسی منتظم، نابغہ روزگار مقرر اور عدم تشدد کے قائل تھے۔ انہوں نے امریکہ کے سفید فام لوگوں کو اس بات پر قائل کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا کہ نسلی امتیاز کا خاتمہ ضروری ہے، جو امریکہ کے پورے جنوبی حصے اور بعض دوسرے حصوں میں قانونی شکل میں موجود تھا۔ انہوں نے اُس قانون سازی کے لئے بھی مرکزی کردار ادا کیا، جس کے ذریعے امریکہ میں نسلی مساوات قائم ہوئی۔

مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کی یاد میں ہر سال جنوری کے تیسرے سوموار کو وفاقی سطح پر عام تعطیل ہوتی ہے۔ 2009 میں یہ دن 19 جنوری کو منایا گیا، یعنی امریکہ کے پہلے سیاہ فام صدر براک اوباما کی حلف برداری سے ایک دن پہلے۔

کنگ انصاف کے قیام کے لئے جدوجہد کرنے والے اُن لیڈروں میں شامل ہیں، جن کے اثرات ملکی سرحدوں سے کہیں آگے تک پہنچے۔ فلسفہ کے طالب علم اور گاندھی جی (1869-1948) کے عدم تشدد کے اصولوں کے پیروکار کی حیثیت سے کنگ نے 1959 میں ہندوستان کا سفر کیا، جہاں انہوں نے (کنگ کی بیوی کورینا اسکاٹ کنگ کے بقول) اپنے "سیاسی گرو" کے ورثہ کا مطالعہ کیا۔ نلسن منڈیلا نے 1993 میں امن کا نوبل انعام وصول کرتے ہوئے کہا تھا کہ نسل پرستی کے خاتمے اور انسانی وقار کی بحالی جیسے مسائل کو منصفانہ طور پر حل کرانے کی جدوجہد کے سلسلے میں میں کنگ کو اپنا رہبر مانتا ہوں۔

اطلائیے کے ایک ممتاز پادری مارٹن لوتھر کنگ سینیئر کے بیٹے کی حیثیت سے کنگ جونیئر نے 26 سال کی عمر میں یوسٹن یونیورسٹی سے علم دین میں ڈاکٹریٹ کی تعلیم مکمل کی۔ 1954 میں فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ منٹگمری، الاباما میں ڈیکٹر ایونیو پیپٹس چرچ میں پادری مقرر ہوئے۔ منٹگمری ہی میں 1955 میں روزا پارکس نامی ایک سیاہ فام خاتون کو اس جرم میں قید کی سزا دی گئی کہ اس نے ایک ایسی بس میں سفر کرتے ہوئے، جس میں گوروں کو ترجیح دی جاتی تھی، اپنی سیٹ ایک گورے کے لئے خالی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس واقعے سے منٹگمری بس بائیکاٹ تحریک شروع ہوئی اور سیاہ فاموں نے ان بسوں میں سفر کرنا چھوڑ دیا۔ کنگ نے اس تحریک کی قیادت کی۔ تحریک کی ترجمانی کرتے ہوئے اس نے گوروں سے اپیل کی کہ سب لوگ بھارتی چارے کا مظاہرہ کریں۔ جب وفاقی عدالت نے سپریم کورٹ کے "براؤن بنام تعلیمی بورڈ" مقدمے کے فیصلے کی روشنی میں بس میں کالوں اور گوروں کی الگ الگ سیٹیں مقرر کرنے کو غیر آئینی قرار دے دیا تو کنگ ایک قومی لیڈر کے طور پر ابھر کر سامنے آئے۔

1957 میں سدرن کرئین لیڈرشپ (SCLC) قائم ہوئی۔ کنگ اس تنظیم کے بانیوں میں شامل تھے۔ یہ سیاہ فام پادریوں اور گرجا گھروں کا اتحاد تھا، جس کا مقصد نسلی امتیاز کے خلاف عدم تشدد پر مبنی راست اقدام کرنا تھا۔ اس اتحاد کے لیڈروں کے سامنے یہ مقصد تھا کہ نسلی امتیاز والے قوانین کے خاتمے کے لئے نیشنل ایسیو ایشن آف کلرڈ پیپل (NAACP) جو کوششیں کر رہی ہے، اس میں مدد دی جائے۔ کنگ SCLC کے اندر نہایت ممتاز اور متحرک لیڈر تھے، اور اس کے لئے چندہ جمع کرنے والوں



brotherhood. When the federal courts, following the reasoning of the Supreme Court's Brown v. Board of Education decision, declared the bus segregation law unconstitutional, King emerged as a national figure.

In 1957, King was among the founders of the Southern Christian Leadership Conference (SCLC). This was an alliance of black ministers and churches organized to pursue nonviolent direct action against segregation. SCLC leaders hoped to change public opinion and to complement the legal challenges to segregation pursued by the National Association for the Advancement of Colored People (NAACP). King was a dynamic force within the SCLC, emerging as its leading fund-raiser and as a skillful political tactician who successfully forged alliances with sympathetic Northern whites. In 1959, King traveled to India, where he met with followers of Gandhi and further refined his thought on nonviolent social protest.

During the early 1960s, King and the SCLC initiated a number of peaceful protests against segregated institutions. In May 1963, Birmingham, Alabama, Police Commissioner Eugene "Bull" Connor unleashed police dogs and high-pressure fire hoses against peaceful demonstrators, many of them schoolchildren. The images horrified the nation. King was arrested during these demonstrations and from his jail cell produced Letter From Birmingham City Jail, in which he argued that one who breaks an unjust law to arouse the consciousness of his community "is in reality expressing the highest respect for law," provided he acts "openly, lovingly and with a willingness to accept the penalty." That August, African-American leaders organized the March on Washington for Jobs and Freedom. Here, before an estimated quarter million civil rights supporters gathered at the Lincoln Memorial in Washington, King offered one of the most powerful orations in American history. Generations of schoolchildren have learned by heart lines from the I Have a Dream speech, in which King prayed for the day when people would "not be judged by the color of their skin but by the content of their character."

The images from Birmingham and Washington helped crystallize support for the Civil Rights Act of 1964, signed into law by President Lyndon B. Johnson on July 2, 1964. In 1965, the violent Selma, Alabama, police response to a voting rights march sparked a similar surge in support for King, the civil rights movement and for legislation guaranteeing the right of political participation. Consequently, the Voting Rights Act became law on August 6, 1965.

With the passage of these civil rights laws, King continued to employ his strategy of nonviolent social protest even as some younger leaders at times argued for more radical means. King also broadened his agenda to encompass efforts to focus attention on African-American poverty. King was in Memphis, Tennessee, in support of striking black garbage workers when, on April 4, 1968, an assassin's bullet cut him down at the age of 39.

Americans honor the Reverend Martin Luther King Jr. with a national holiday celebrated on the third Monday of each January, and soon by a national monument, to be constructed in direct sight of the Lincoln Memorial, where King inspired Americans with his dreams of racial justice and equality. Countless individuals and organizations, including The King Center, in Atlanta, carry on his work.

میں پیش پیش تھے۔ انھوں نے سیاسی سوجھ بوجھ سے کام لیتے ہوئے شمالی امریکہ کے ہمدردی رکھنے والے گوروں سے کامیابی سے اتحاد قائم کر لیا۔ 1959 میں کنگ نے ہندوستان کا دورہ کیا، جہاں انھوں نے گاندھی جی کے پیروکاروں سے ملاقاتیں کیں اور عدم تشدد پر مبنی سماجی احتجاج کے بارے میں اپنی معلومات میں اضافہ کیا۔

1960 کے عشرے کے اوائل میں کنگ اور SCLC نے ان اداروں کے خلاف کئی پُر امن احتجاج کئے، جہاں نسلی امتیاز قائم تھا۔ مئی 1963 میں برمنگھم، الاباما میں پولیس کمشنر "بیل" کونز نے پُر امن مظاہرین کے خلاف تشدد سے کام لیا اور ان پر کتے چھوڑ دیئے۔ مظاہرین میں اسکول کے کئی بچے بھی شامل تھے۔ ان مظاہروں کی تصاویر جب ذرائع ابلاغ میں شائع ہوئیں تو پوری امریکی قوم حیرت زدہ ہو کر رہ گئی۔ کنگ کو ان مظاہروں کے دوران گرفتار کر لیا گیا۔ انھوں نے جیل کی کوٹھڑی سے "لیٹر فرام برمنگھم جیل" نامی خط لکھا، جس میں انھوں نے یہ دلیل دی "کہ اگر کوئی شخص ایک غیر منصفانہ قانون کو توڑتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کا ضمیر بیدار کیا جائے، تو درحقیقت وہ قانون کا انتہائی احترام کر رہا ہوتا ہے، بشرطیکہ اس کا یہ فعل اعلانیہ، مخلصانہ اور سزا قبول کرنے کے جذبے کے ساتھ ہو۔"

اسی سال اگست میں سیاہ فام لیڈروں نے روزگار اور آزادی کیلئے واشنگٹن کی طرف مارچ کا انتظام کیا۔ لیکن میموریل میں مظاہرین کا اجتماع ہوا۔ یہاں پر کنگ نے تقریباً ڈھائی لاکھ کے مجمع سے خطاب کیا۔ ان کی اس تقریر کو امریکی تاریخ کی معرکہ آرا تقریروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ تقریر I have a dream کے نام سے مشہور ہے۔ اسکول کے بچے اکثر اس تقریر کے اقتباسات زبانی یاد کرتے ہیں۔ اس تقریر میں کنگ نے کہا تھا کہ میری یہ دعا ہے کہ امریکہ میں وہ دن آئے، جب "لوگوں کو ان کے رنگ کی وجہ سے نہیں، بلکہ ان کے کردار کی بنیاد پر پرکھا جائے۔"

برمنگھم اور واشنگٹن کے مظاہروں کی تصویروں شائع ہونے سے شہری حقوق کے ایکٹ مجریہ 1964 کے لئے حمایت پیدا ہوئی اور 2 جولائی 1964 کو صدر لنڈن بی جانسن نے اس ایکٹ پر دستخط کر کے اسے قانونی شکل دے دی۔ 1965 میں ووٹنگ کے حق کے لئے ہونے والے مارچ کے خلاف سیلما، الاباما میں پولیس کے پُر تشدد رویے کی وجہ سے بھی کنگ کے لیے اور شہری حقوق کے بارے میں اس کی تحریک کے لئے نیز اس قانون کیلئے زبردست حمایت پیدا ہوئی، جس میں سیاسی شراکت داری کے حق کی ضمانت دی گئی ہے۔ 6 اگست 1965 کو ووٹ کے حق کا ایکٹ باقاعدہ قانون بن گیا۔

شہری حقوق کے ان قوانین کی منظوری کے بعد بھی کنگ نے اپنی تحریک عدم تشدد کے اصول پر جاری رکھی، حالانکہ بعض نوجوان لیڈرز زیادہ جارحانہ اقدامات کا مطالبہ کر رہے تھے۔ کنگ نے اپنے ایجنڈے کو وسعت دیتے ہوئے سیاہ فاموں کے غربت و افلاس کے مسائل پر بھی توجہ دینا شروع کر دی۔ کنگ سیاہ فام خا کرووں کی ہڑتال کی حمایت میں میٹس، ٹینیسی میں تھے، جہاں 4 اپریل 1968 کو وہ ایک قاتل کی گولی کا نشانہ بن گئے۔ اس وقت ان کی عمر 39 سال تھی۔

امریکہ کے لوگ ہر سال جنوری کے تیسرے سوموار کو ریورینڈ مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کی یاد مناتے ہیں۔ اس موقع پر عام تعطیل ہوتی ہے۔ جلد ہی لیکن میموریل کے سامنے اُس جگہ ایک قومی یادگار بھی تعمیر ہو جائے گی، جہاں کنگ نے نسلی انصاف اور مساوات کیلئے آواز بلند کی تھی۔ بے شمار افراد اور تنظیمیں، جن میں اٹلانٹا کا کنگ سنٹر بھی شامل ہے، کنگ کی تحریک کو آگے بڑھانے کے آج بھی سرگرم عمل ہیں۔

# Groundhog day

# پھونڈر کا دن



Groundhog Day, celebrated across the United States and Canada, on February 2, is purely a North American tradition. It is based on a belief that on this day (February 2) the groundhog, or woodchuck, comes out of hole after winter hibernation to look for its shadow. The groundhog is said to see its shadow if it is a sunny day. If the shadow is seen, the groundhog foretells 'six more weeks of bad weather' and thus a lingering winter. If the day is cloudy, the groundhog is said to have not seen his shadow. The groundhog then predicts an early spring.

The holiday traces its origins to ancient European where a badger or sacred bear is the prognosticator as opposed to a groundhog.

The United States version of Groundhog Day began during the late 1800s. Clymer H. Freas, a newspaper editor, and W. Smith, an American Congressman and newspaper publisher began to popularize a yearly groundhog festival in Punxsutawney, Pennsylvania. The festival featured a groundhog named Punxsutawney Phil which was used to foretell how long the winter would last.

The Modern day observance of the holiday not only includes the groundhog's weather predication but also social events in which food is served, speeches are made, and one or more g'spiel (plays or skits) are performed during the festivities. The Pennsylvania German dialect is the only language spoken at the event, and those who speak English pay a penalty, usually in the form of a nickel, dime or quarter, per word spoken, put into a bowl in the center of the table.

On February 2, 2009 Punxsutawney Phil did see his shadow and predicted six more weeks of winter.

گراؤنڈ ہاگ ڈے یا پھونڈر کا دن امریکہ اور کینیڈا میں دو فروری کو منایا جاتا ہے۔ یہ خالص شمالی امریکہ کے لوگوں کی رسم ہے۔ یہ دن اس تصور کی بنیاد پر منایا جاتا ہے کہ دو فروری کو پھونڈر سے ملتا جلتا ایک جانور، جسے گراؤنڈ ہاگ کہا جاتا ہے، سردیوں کی طویل نیند کے بعد اپنے بل سے باہر آتا ہے اور اپنا سایہ دیکھتا ہے۔ اگر دھوپ والا دن ہو تو اسے اپنا سایہ نظر آ جاتا ہے اور سایہ نظر آنے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ مزید چھ ہفتے موسم خراب رہے گا اور سردیاں طویل ہوں گی۔ اگر مطلع ابر آلود ہو تو گراؤنڈ ہاگ کو اپنا سایہ نظر نہیں آتا، جس کی بنیاد پر وہ کہتا ہے کہ موسم بہار جلد آ جائے گا۔

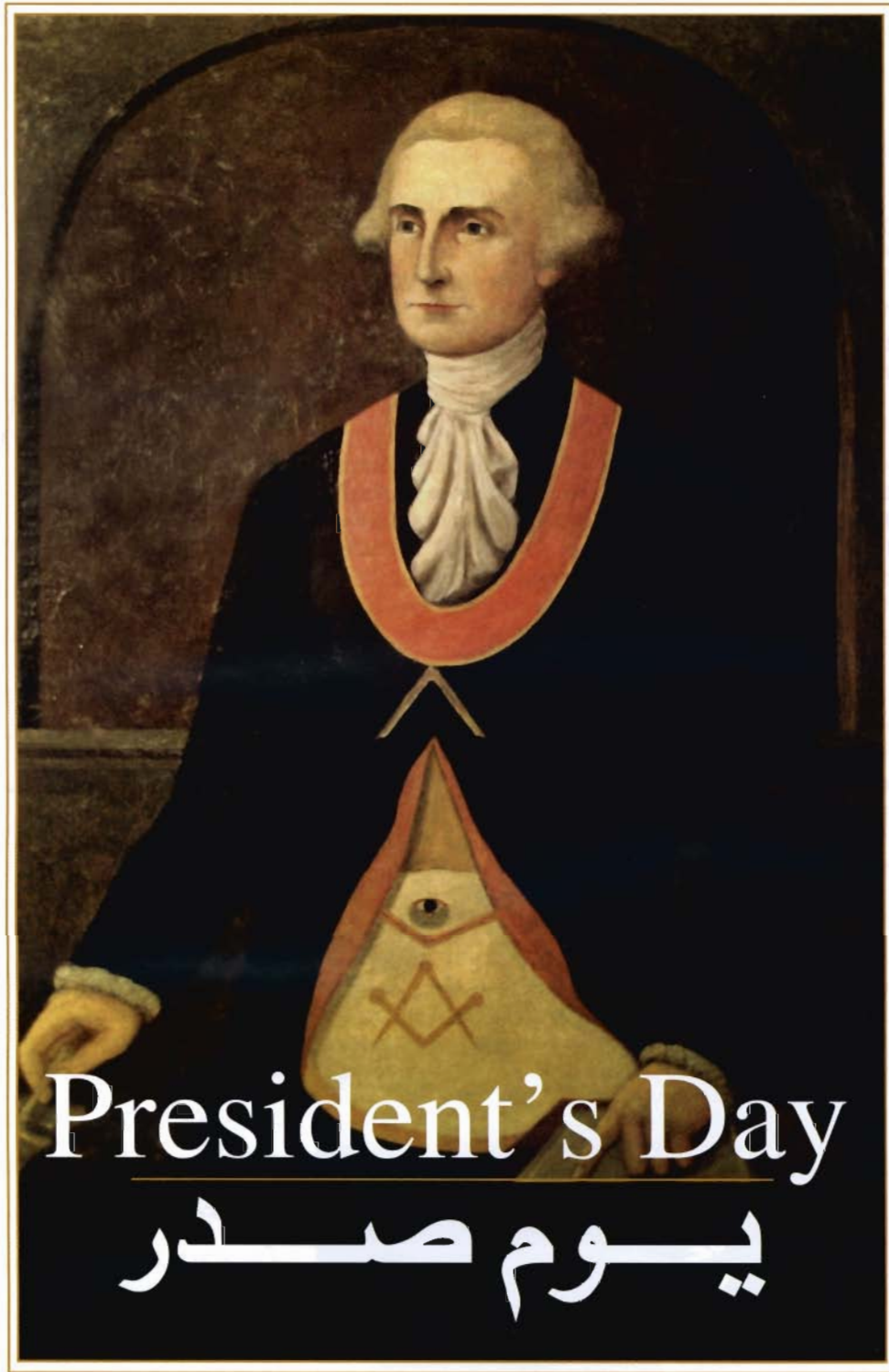
یہ تہوار قدیم یورپی باشندوں سے منسوب کیا جاتا ہے، البتہ ان کے ہاگ گراؤنڈ ہاگ کی جگہ بجویا مقدس ریچھ کا تصور تھا۔

امریکہ میں یہ دن 1800 کے اواخر میں شروع ہوا۔ ایک اخبار کے مدیر کلائیمر ایچ فریز اور امریکی کانگریس کے ممبر اور اخبار کے ناشر ڈبلیو اسمتھ نے پنکساتانی، پنسلوانیا میں اس تہوار کو مقبول بنایا۔ اس تہوار میں پنکساتانی فل نامی ایک گراؤنڈ ہاگ کا کردار ہے، جو یہ پیشگوئی کرتا ہے کہ سردیوں کا موسم کتنا طویل ہوگا۔

موجودہ دور میں اس تہوار میں نہ صرف گراؤنڈ ہاگ کی موسمی پیشگوئی شامل ہوتی ہے بلکہ سماجی تقریبات بھی ہوتی ہیں، جن میں دعوتیں ہوتی ہیں، تقریریں کی جاتی ہیں اور تقریب کے دوران ایک یا ایک سے زائد مزاحیہ کھیل یا خاکے بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ تقریب میں صرف پنسلوانیا کی جرمن بولنے والوں کی اجازت ہوتی ہے اور اگر کوئی شخص انگریزی بولتا ہے تو اس پر جرمانہ کیا جاتا ہے۔ یہ جرمانہ عموماً پانچ سینٹ، دس سینٹ اور پچیس سینٹ کے سکے کی صورت میں وصول کیا جاتا ہے۔ جرمانہ جمع کرنے کے لئے میز پر ایک ڈبہ رکھ دیا جاتا ہے۔

دو فروری 2009 کو پنکساتانی فل کو اپنا سایہ نظر آ گیا تھا، جو مزید چھ ہفتے موسم سرما موجود رہنے کی پیشگوئی تھی۔





# President's Day

## یوم صدر

(AP Photo)

Source: [www.america.gov](http://www.america.gov)

Americans long have honored George Washington, commander of the United States armies in the War of Independence, first president of the United States, and "first in the hearts of his countrymen."

Washington enjoyed nearly universal respect, not least for spurning all offers of political power at the moment of his military triumph (1781), choosing instead to return to his Mount Vernon, Virginia, farm. The drafters of

امریکہ کے لوگ جارج واشنگٹن کا بے حد احترام کرتے ہیں، جو جنگ آزادی میں امریکی فوج کے سپہ سالار تھے، جنہیں امریکہ کا پہلا صدر ہونے کا اعزاز حاصل ہے اور جو "سب سے محترم شخصیت کی حیثیت سے امریکیوں کے دلوں میں بستے ہیں۔"

امریکہ کا بچہ بچہ جارج واشنگٹن کا احترام کرتا ہے۔ ان کے احترام کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے (1781 میں) اپنی فوجی کامیابی کے وقت سیاسی

the new Constitution in 1787 were willing to afford the executive branch greater powers because they anticipated that Washington, who could be counted on not to abuse his office, would serve as the chief executive, and would establish important precedents for his successors.

The most popular figure in America at the end of his second four-year term, Washington again decided to relinquish power, establishing an informal eight-year limit later formalized by the 22nd Amendment to the Constitution (1951).

It has been said that the American people themselves forced Congress to establish the Washington's Birthday holiday, which today is fixed by law on the third Monday of February. Nineteenth-century Americans commonly celebrated a holiday on February 22, the day of Washington's birth. Apparently motivated by chronic employee absenteeism on that date, Congress in 1879 declared Washington's Birthday a legal public holiday.

In 1971, Congress fixed Washington's Birthday and a number of other holidays on Mondays, to create long holiday weekends. Because a number of states (but not the federal government) also officially celebrate the February 12 birthday of Abraham Lincoln, the 16th president, many Americans have come to believe -- incorrectly -- that the third Monday of February is a consolidated "Presidents' Day" honoring both Washington and Lincoln, and indeed all U.S. presidents. Many states designate the holiday as Presidents' Day, and merchants offer Presidents' Day sales. The federal holiday, however, remains Washington's Birthday.

In 1976, Congress posthumously promoted Washington to the rank of six-star general of the armies, assuring that he would continue to outrank all other members of the military, now and in the future.

(AP Photo)



اقتدار کی تمام پیشکشوں کو ٹھکراتے ہوئے اپنے ماؤنٹ ورنن، ورجینیا فارم کو واپس چلے جانے کو ترجیح دی۔ 1787 میں نئے آئین کا مسودہ تیار کرنے والے اس بات کے حق میں تھے کہ ریاست کی انتظامی شاخ کو زیادہ اختیارات دیئے جائیں، کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ واشنگٹن، جو اپنے اختیارات کا کبھی غلط استعمال نہیں کریں گے، منتظم اعلیٰ کے طور پر کام کریں گے اور اپنے بعد آنے والوں کیلئے ایک قیمتی مثال قائم کریں گے۔

واشنگٹن اپنی دوسری چار سالہ مدت صدارت مکمل کرنے کے وقت امریکہ کے انتہائی ہرملیز انسان تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے اختیارات سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کیا اور اس طرح امریکہ کے صدر کے لئے زیادہ سے زیادہ آٹھ سال کی مدت کی روایت قائم کی، جو 1951 میں آئین کی 22 ترمیم کے ذریعے باضابطہ مدت قرار دے دی گئی۔

کہا جاتا ہے کہ امریکہ کے لوگوں نے خود کا نگریں کو مجبور کیا کہ واشنگٹن کے یوم ولادت کو عام تعطیل قرار دیا جائے۔ اب یہ تعطیل قانوناً مقرر ہو چکی ہے، جو فروری کے تیسرے سوموار کو منائی جاتی ہے۔ انیسویں صدی کے امریکی عام طور پر 22 فروری کو تعطیل مناتے تھے، جو واشنگٹن کا یوم ولادت ہے۔ اس تاریخ کو ملازمین کی غیر حاضری سے تنگ آ کر کانگریس نے 1879 میں واشنگٹن کے یوم ولادت کو باضابطہ تعطیل قرار دیا۔

1971 میں کانگریس نے واشنگٹن کے یوم ولادت اور متعدد دوسری تعطیلات کے لئے سوموار کے ایام مقرر کئے اور اس طرح اختتام ہفتہ کی تعطیلات کو طویل کر دیا۔ چونکہ کئی ریاستیں (ماسوائے وفاقی حکومت) 12 فروری کو سرکاری طور پر 16 ویں صدر امریکہ ابراہام لنکن کا یوم ولادت بھی مناتی ہیں، اس لئے بہت سے امریکی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ فروری کا تیسرا سوموار بھی "صدارتی دن" ہے، جو واشنگٹن اور لنکن بلکہ تمام امریکی صدور کے اعزاز میں مقرر کیا گیا ہے، حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ کئی ریاستیں اس تعطیل کو صدارتی دن قرار دیتی ہیں، جبکہ تاجر صدارتی دن کی سیلر لگاتے ہیں۔ تاہم وفاقی تعطیل واشنگٹن کا یوم ولادت ہی کہلاتی ہے۔

1976 میں کانگریس نے واشنگٹن کو چھ اسٹارز والے جرنیل کے عہدے پر ترقی دے دی، جس کا مقصد یہ ہے کہ ان کا عہدہ موجودہ اور آئندہ کے تمام فوجی جرنیلوں سے بلند رہے۔



# Alumni of the Month

# دیرینہ تعلق

"Highlighting past participants of US Government sponsored fellowships, exchanges and grants"

## -Participant's Name:

Syed Tariq Mustafa

## -Biographical Sketch:

Syed Tariq Mustafa, is an officer of Civil Service of Pakistan. He is presently working as General Manager Trading Corporation of Pakistan at Karachi. Mr. Mustafa was awarded Commonwealth Scholarship for a stint at Cambridge University UK. He holds Masters Degrees in Business Administration and International Relations, alongwith Bachelor of Commerce.

He is deeply interested in sustainable development with a special focus on combating climate change, economic development and poverty alleviation. Mr. Mustafa is married and has two children.

## -Program Name:

Multi-Regional Group Project on Economic and Trade Development in the U.S.

## -Program Dates:

November 14 – December 5, 2002

## -Number of Participants:

30

## -Countries Represented:

International Group

## -Places Visited:

During my visit, I had an opportunity to visit historic sites like Lincoln Memorial in Washington, DC and scenic areas of Denver. Our group also watched the world famous Broad way Show "The Phantom of the Opera" in New York City.

## -What part of the program did you enjoy the most (and why)?:

Home hospitality was the most memorable part of the program because it gave me an opportunity to meet Americans I would not otherwise have had a chance to meet. As compared to the official program, the setting was more relaxed and I experienced the more informal part of American life. Home hospitality in our case comprised three informal dinners with three American families in different cities.



میگزین کے اس حصے میں امریکی حکومت کے زیر اہتمام فیلو شپ، تبادلے اور گرانٹس پروگرام کے سابق شرکاء کا تعارف کرایا جاتا ہے۔

## پروگرام میں شرکت کرنے والے کا نام:

سید طارق مصطفیٰ

## شخصی خاکہ:

سید طارق مصطفیٰ پاکستان کی سول سروس کے ایک افسر ہیں۔ اس وقت وہ کراچی میں پاکستان ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان میں جنرل منیجر کے طور پر خدمات سرانجام

دے رہے ہیں۔ جناب مصطفیٰ صاحب کو برطانیہ کی کیمرج یونیورسٹی میں دولت مشترکہ کا اسکالرشپ مل چکا ہے۔ وہ بی کام کے علاوہ برنس ایڈمنسٹریشن اور انٹرنیشنل ریلیشنز میں ماسٹر ڈگریز رکھتے ہیں۔ وہ موسمیاتی تبدیلی، اقتصادی ترقی اور غربت کے خاتمہ کی تخصیص کے ساتھ پائیدار ترقی میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ شادی شدہ ہیں اور ان کے دو بچے ہیں۔

## پروگرام کا نام:

امریکہ میں اقتصادی اور تجارتی ترقی کے بارے میں کئی علاقائی گروپوں کا منصوبہ

## پروگرام کی تاریخ:

14 نومبر سے 5 دسمبر، 2002

## پروگرام کے شرکاء کی تعداد:

30

## کن ملکوں کے نمائندوں نے شرکت کی؟

بین الاقوامی گروپ

## کن مقامات پر گئے؟

امریکہ میں قیام کے دوران مجھے واشنگٹن ڈی سی میں لنکن میموریل جیسے تاریخی مقامات، ڈینور کے دلکش فطری مناظر کے حامل علاقوں اور نیویارک سٹی میں دنیا کا مشہور براڈوے شو "دی فینٹم آف دی اوپرا" دیکھنے کا موقع ملا۔

## پروگرام کے کس حصے میں آپ کو زیادہ مزہ آیا اور کیوں؟

گھروں میں مہمان نوازی، اس پروگرام کا انتہائی یادگار حصہ ہے کیونکہ اس سے مجھے امریکیوں سے ملاقات کا موقع ملا جو دوسری صورت میں نہ ملتا۔ سرکاری پروگرام کے مقابلے میں گھروں کے طور طریقے میں بے تکلفی زیادہ تھی اور مجھے امریکی زندگی کے زیادہ غیر رسمی حصے کا تجربہ حاصل ہوا۔ گھروں میں مہمان نوازی کے ضمن میں ہمارے لئے مختلف شہروں میں تین امریکی خاندانوں کے ساتھ عشائیے کا اہتمام کیا گیا۔



# Seize the Oppo

"Providing scholarship, exchange and grant opportunity information to the Pakistani People"

The Near East and South Asia Undergraduate Exchange Program (NESA UGRAD) is a program of the Bureau of Educational and Cultural Affairs (ECA), U.S. Department of State and is administered by Georgetown University's Center for Intercultural Education and Development (CIED). The Program provides full scholarships for outstanding students from the Near East\* and South Asia\*\* for one semester or one academic year



(AP Photo)

مشرق قریب اور جنوبی ایشیا کے ملکوں کیلئے انڈرگریجویٹ تبادلے کا پروگرام، امریکی محکمہ خارجہ کے تعلیمی اور ثقافتی امور کے بیورو کا پروگرام ہے جو جارج ٹاؤن یونیورسٹی کا بین الثقافتی تعلیم و ترقی کا مرکز چلا رہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت مشرق قریب اور جنوبی ایشیا کے ہونہار طالب علموں کو امریکہ کے منظور شدہ ادو اور چار سالہ تعلیمی داروں میں ایک سمسٹر یا ایک تعلیمی سال کی نان ڈگری انڈرگریجویٹ تعلیم کیلئے مکمل سکا لرشپ دیا جاتا ہے۔

مشرق قریب کے ملکوں میں الجزائر، بحرین، مصر، اسرائیل، اردن، لیبیا، مراکش، اومان، فلسطینی علاقے، تیونس، متحدہ عرب امارات جبکہ جنوبی ایشیا کے ملکوں میں بنگلہ دیش، بھارت اور پاکستان شامل ہیں۔

## موقع سے فائزہ اٹھائیے

"پاکستانی عوام کیلئے سکا لرشپ، تبادلے اور گرانٹ کے ایک موقع کے بارے میں معلومات"



# rtunity

of non-degree undergraduate study in the United States at accredited two- and four-year institutions.

\*Near East: Algeria, Bahrain, Egypt, Israel, Jordan, Lebanon, Libya, Morocco, Oman, Palestinian Territories, Tunisia, United Arab Emirates, Yemen

\*\*South Asia: Bangladesh, India, Pakistan

## Program Objectives

The goal of the program is to increase the mutual understanding between young emerging leaders from the Near East and South Asia and the United States by providing meaningful academic and cultural experiences at U.S. academic institutions. The immersion experience on American campuses ensures that participants gain a first-hand understanding of the American way of life which will build lasting bonds of friendship and result in the development of peaceful and constructive relations between their nations and the United States.

Specific objectives of the NESAs UGRAD Program are:

1. To provide a meaningful exchange experience at a U.S. host institution to a diverse group of emerging student leaders from underrepresented sectors of the region;
2. To enroll them as full-time students in a non-degree field of study;
3. To provide them with opportunities to understand America and Americans inside and outside the classroom;
4. To equip them with academic skills and study habits required for achieving success and implementing change in their home countries;
5. To enrich their experience with activities that enhance their education, including cultural presentations to others, 20 hours of community service, and an internship linked to their field of study;
6. To provide Americans with the opportunity to learn about the Near East and South Asia.

## Scope of Program

For the Academic Year 2008-09 the NESAs UGRAD Program expects to place approximately 150 participants from the Near East and South Asia at U.S. host institutions for one semester or one academic year.

Contact Information:

**Sandra O'Reilly**

Director

Email: slo5@georgetown.edu

**Sarah Belanger**

Senior Program Coordinator

Email: scb46@georgetown.edu

**Ami Frey**

Program Coordinator

Email: ajf47@georgetown.edu

Website: <http://www8.georgetown.edu/centers/cied/nesa/>

## پروگرام کے مقاصد

اس پروگرام کا مقصد مشرق قریب اور جنوبی ایشیا کے ابھرنے والے نوجوان لیڈروں کو امریکی تعلیمی اداروں میں با مقصد تعلیم اور ثقافتی تجربات کے مواقع فراہم کر کے ان کے اور امریکہ کے ایسے نوجوانوں کے درمیان باہمی مفاہمت کو فروغ دینا ہے۔ امریکی تعلیمی اداروں میں میل جول کے اس تجربے سے پروگرام کے شرکاء کو امریکہ کے حقیقی طرز زندگی سے آگاہی حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس سے دوستی کے پائیدار رشتے استوار ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں شرکاء کے ملکوں اور امریکہ کے درمیان پرامن اور تعمیری تعلقات کو فروغ ملتا ہے۔

اس پروگرام کے مخصوص مقاصد درج ذیل ہیں:

- 1- خطے کے کم نمائندہ ملکوں سے ابھرنے والے طالب علم لیڈروں کے مختلف گروپوں کو امریکی تعلیمی اداروں میں با مقصد تبادلے کا تجربہ فراہم کرنا۔
- 2- نان ڈگری تعلیمی شعبے میں کل وقتی طالب علموں کا اندراج کرنا۔
- 3- انہیں امریکہ اور امریکیوں کے بارے میں کمرہ جماعت کے اندر اور باہر جاننے کا موقع فراہم کرنا۔
- 4- انہیں کامیابی کے حصول اور اپنے ملکوں میں تبدیلی لانے کیلئے تعلیمی مہارت اور مطالعے کی عادت سے آراستہ کرنا۔
- 5- دوسروں کے سامنے ثقافتی مظاہرے، 20 گھنٹے کی معاشرتی خدمات اور ان طلباء کے شعبہ تعلیم سے متعلق عملی تربیت سمیت تعلیمی سرگرمیوں کے ذریعے ان کے تجربات میں اضافہ کرنا۔
- 6- امریکیوں کو مشرق قریب اور جنوبی ایشیا کے بارے میں آگاہی حاصل کرنے کا موقع فراہم کرنا۔

## پروگرام کا دائرہ کار

توقع ہے کہ اس پروگرام کے تحت تعلیمی سال 2008-09 کیلئے مشرق قریب اور جنوبی ایشیا کے تقریباً 150 طالب علموں کو ایک سمسٹر یا ایک تعلیمی سال کیلئے امریکی تعلیمی اداروں میں حصول علم کا موقع ملے گا۔

معلومات برائے رابطہ

سائندره اور پلی ڈائریکٹر

ای۔میل: slo5@georgetown.edu

سارہ بلنجر سینئر پروگرام کوآرڈینیٹر

ای۔میل: scb46@georgetown.edu

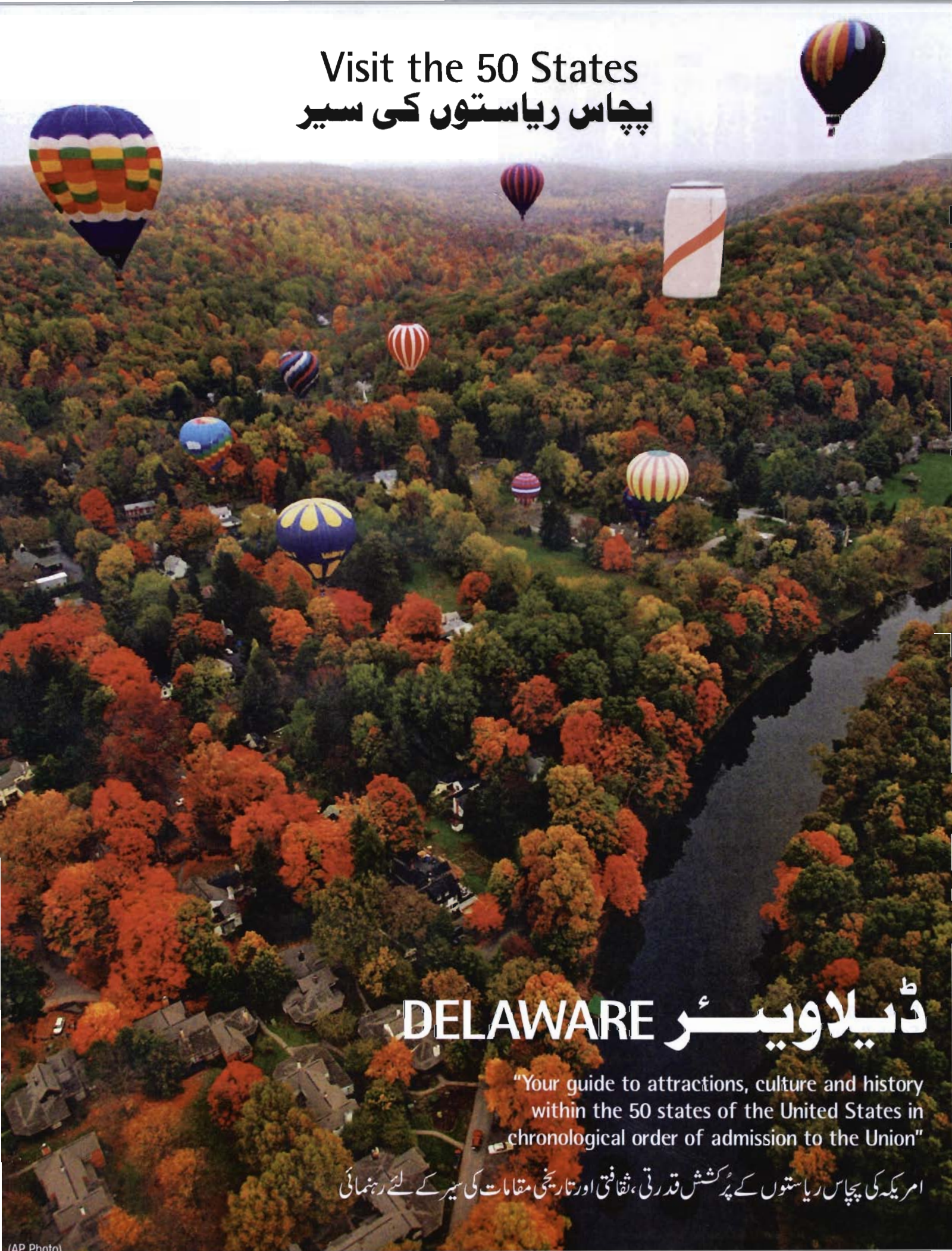
ایمی فرے پروگرام کوآرڈینیٹر

ای۔میل: ajf47@georgetown.edu

ویب سائٹ: <http://www8.georgetown.edu/centers/cied/nesa/>



Visit the 50 States  
پچاس ریاستوں کی سیر



ڈیلاویئر DELAWARE

"Your guide to attractions, culture and history  
within the 50 states of the United States in  
chronological order of admission to the Union"

امریکہ کی پچاس ریاستوں کے پُرکشش قدرتی، ثقافتی اور تاریخی مقامات کی سیر کے لئے رہنمائی



Admission to Union December 7, 1781 (the 1st State)

امریکہ میں شمولیت کی تاریخ 7 دسمبر 1781 (پہلی ریاست)

Capital Dover

دارالحکومت ڈوور

Population Approximately 873,000 (2008 estimate)

تقریباً 873,000 (2008 کے اندازے کے مطابق) آبادی

State Flag



ریاست کا پرچم

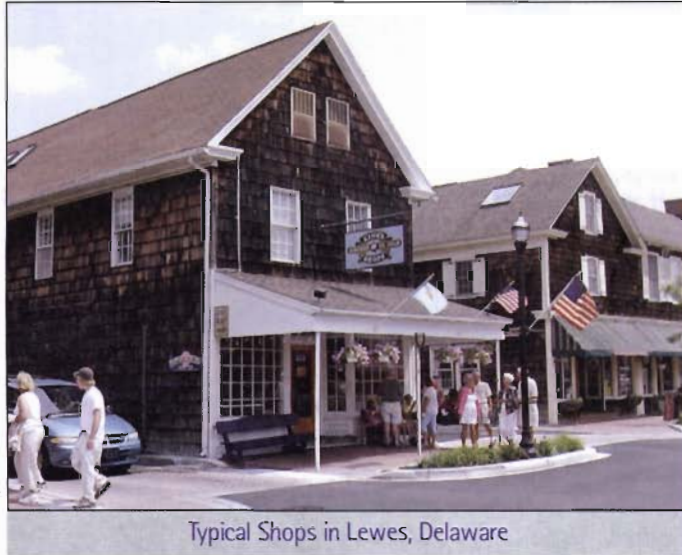
State Seal



ریاست کی مہر

Delaware is a state located on the Atlantic Coast in the Mid-Atlantic region of the United States. The state takes its name from Thomas West, 3rd Baron De La Warr, a British nobleman and Virginia's first colonial governor, after whom (what is now called) Cape Henlopen was originally named. Delaware is divided into three counties: New Castle, Kent, and Sussex. It is the second smallest state. Its population is ranked 45th in the nation but the state is ranked 6th in

ریاست ڈیلاویئر امریکہ کے وسطی اوقیانوس والے علاقے میں بحر اوقیانوس کے ساحل پر واقع ہے۔ ریاست کا نام تھامس ویسٹ تھرڈ ہیرن ڈی لاویئر کے نام پر رکھا گیا ہے، جو برطانوی نواب اور ورجینیا کے پہلے نوآبادیاتی گورنر تھے۔ موجودہ کیپ ہین لوپین کا نام بھی پہلے ان ہی کے نام پر رکھا گیا تھا۔ ریاست ڈیلاویئر تین کاؤنٹیوں پر مشتمل ہے: نیو کاسل، کینٹ اور سسکس۔ یہ دوسری سب سے چھوٹی ریاست ہے۔ آبادی کے لحاظ سے یہ 45 ویں نمبر پر آتی ہے، لیکن گنجان آبادی کے لحاظ سے اس کا نمبر چھٹا ہے۔ ڈیلاویئر ریاست اب ایک زرعی اور صنعتی ریاست بن چکی ہے۔ پہلے یہ ریاست ملک کی آٹے کی صنعت کے مرکز کی حیثیت رکھتی تھی اور اب یہ امریکہ میں کیمیکلز تیار کرنے والی ریاستوں میں سرفہرست ہے۔ اس ریاست کے تجارتی قوانین کی وجہ سے سب سے زیادہ کارپوریشنوں کے صدر دفاتر ہی ریاست میں قائم ہیں۔



Typical Shops in Lewes, Delaware

”پہلی ریاست“ میں سینکڑوں دلچسپ اور پرکشش مقامات ہیں۔ ڈیلاویئر چھوٹی لیکن متنوع ریاست ہے۔ اس کے شمال میں بل کھاتی سرسبز پہاڑیاں، جنوب میں بنجر ریتلے ٹیلے اور ساحل کے ساتھ ساتھ میلوں لمبے دلدلی علاقے ہیں۔ اگرچہ ڈیلاویئر میں کوئی مخصوص قومی پارک، قومی ساحل، قومی میدان جنگ یا قومی یادگار نہیں، تاہم یہاں متعدد میوزیم، جنگلی حیات کے محفوظ علاقے، پارک، لائٹ ہاؤسز اور دوسرے تاریخی مقامات موجود ہیں۔ ڈیلاویئر کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ یہاں دنیا کا طویل ترین معلق پل موجود ہے، جسے ڈیلاویئر میموریل برج کہا جاتا ہے۔

## پرکشش مقامات

ری ہو بوتھ نیچ، ڈیلاویئر: اسے ملک کا گرمانی دارالحکومت بھی کہا جاتا ہے۔ واشنگٹن میں تعینات سفارت کاروں اور قانون سازوں کا پسندیدہ مقام ہونے کی وجہ سے اس کا یہ نام پڑا ہے۔ واشنگٹن ڈی سی سے ڈھائی گھنٹے کی مسافت پر واقع ہے۔ ڈیلاویئر کا یہ سب سے بڑا گرمانی تفریحی مقام پہلے پہلے صنوبر کی پیاری خوشبو والے گھنے درختوں کے درمیان کیپ میٹنگوں کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ 1920 کے عشرے میں یہاں جانکاد کا کاروبار بڑھا اور ری ہو بوتھ نیچ ایک تفریحی قصبے میں تبدیل ہو گیا، جہاں طرح طرح کے ہوٹل، ریسٹوران اور تجارتی علاقے کھل گئے۔ گہرے سمندر میں اور تازہ پانی میں ماہی گیری، کشتی رانی اور تیراکی اور ری ہو بوتھ ایونیو پر، جس کے دونوں طرف چیری کے درخت ہیں، سائیکل سواری اور بیڈل سیر، دلچسپ سرگرمیاں ہیں، جو واشنگٹن کی گرمی سے بھاگ کر آنے والوں کے لئے بہت کشش رکھتی ہیں۔

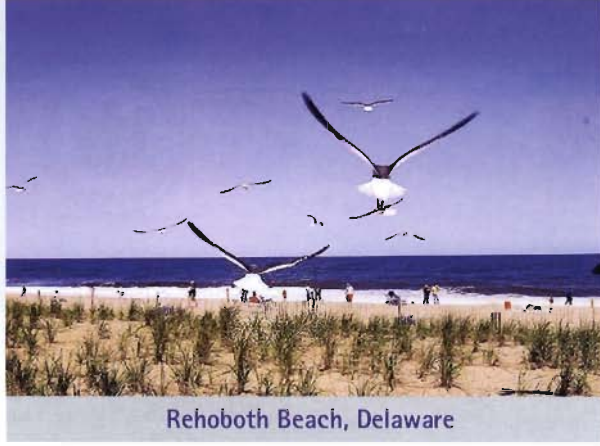
population density. Today, Delaware is a farming and industrial state. At one time the center of this country's flour industry, it is today the leading producer of chemicals in the United States and, because of its corporate laws, more corporations are headquartered in Delaware than in any other state.

The "First State" offers hundreds of exciting and stimulating attractions. Compact but diverse, Delaware has rolling, forested hills in the north, stretches of bare sand dunes in the south and miles upon miles of marsh along the coast. While Delaware has no places designated as national parks, national seashores, national battlefields, national memorials, or national monuments, it does have several museums, wildlife refuges, parks, houses, lighthouses, and other historic places. Delaware also boasts the longest twin span suspension bridge in the world, the Delaware Memorial Bridge.

## Attractions:

**Rehoboth Beach, Delaware:** The "nation's summer capital" got its nickname by being a favorite with Washington diplomats and legislators.

# DELAWARE



Rehoboth Beach, Delaware

A 2 1/2-hour drive from Washington, DC, the largest summer resort in Delaware began as a spot for camp meetings amid sweet-smelling pine groves. In the 1920s, real estate boomed, triggering Rehoboth Beach's rebirth as a resort town with a variety of accommodations, shopping areas, and eateries. Deep sea and freshwater fishing, sailing, swimming, and biking and strolling along cherry tree-lined Rehoboth Avenue have kept it a favorite retreat from Washington's summer heat.

**Lewes, Delaware:** Lewes has been home base to Delaware Bay pirates for 300 years. Weather-beaten, cypress-shingled houses still line the streets where pirates plundered and Captain Kidd bargained away his loot. The treacherous sandbars outside the harbor have claimed their share of ships, and stories of sunken treasures have circulated for centuries. Some buildings show scars from cannonballs that hit their mark when the British bombarded Lewes in the War of 1812. Traces of the original stockade were discovered in 1964.



Delaware Memorial Bridge

Delaware is home to several festivals, fairs, and events. Some of the more notable festivals are the Riverfest held in Seaford, the World Championship Punkin Chunkin held at various locations throughout the county since 1986, the Rehoboth Beach Chocolate Festival, the Bethany Beach Jazz Funeral to mark the end of summer, the Apple Scrapple Festival held in Bridgeville, the Rehoboth Beach Jazz Festival, the Sea

Witch Halloween Festival and Parade in Rehoboth Beach, the Rehoboth Beach Independent Film Festival the Nanticoke Indian Pow Wow in Oak Orchard, and the Return Day Parade held after every election in Georgetown.

When deciding where to vacation during your time in the United States, consider a trip to the "First State": Delaware holds a wealth of historical, cultural and natural wonders waiting to be explored.

لیویس، ڈیلاویئر: لیویس 300 سال تک خلیج ڈیلاویئر کے بحری قزاقوں کا ٹھکانہ رہا ہے۔ یہاں پر صنوبر کے درختوں میں گھرے قدیم مکانات اب بھی دیکھے جاسکتے ہیں، جہاں بحری قزاق جہازوں کو لوٹا کرتے تھے اور جہاں کپٹن کڈ لوٹا ہوا مال بیچا کرتا تھا۔ ساحل کے قریب سمندر میں ریت کے تودے بھی کئی جہازوں کی غرقابی کا سبب بنے ہیں، اور یہاں ڈوبنے والے جہازوں کی داستانیں صدیوں سے بیان کی جاتی رہی ہیں۔ بعض عمارتوں پر توپوں کے گولوں کے نشان اب بھی موجود ہیں، جو 1812 کی جنگ میں لیویس پر برطانوی فوجوں کی گولہ باری کی یاد دلاتے



ہیں۔ اس جنگ کے دوران جو دفاعی حصار بنایا گیا تھا، اس کے نشانات 1964 میں دریافت ہوئے تھے۔

ڈیلاویئر بہت سے جشن اور تہواروں کے لئے بھی مشہور ہے، جن میں ریور فیسٹ خاص طور پر قابل ذکر ہے، جو سی فورڈ میں منعقد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ورلڈ چمپین شپ پنکن پنکن بھی مشہور ہے، جو 1986 سے مختلف مقامات پر منعقد ہو رہی ہے۔ اور بھی کئی تقریبات ہیں، مثلاً ری ہو تو تھ نیچ چاکلیٹ فیسٹیول، موسم گرما کے اختتام پر پیتھینی نیچ جاز فیونزل، برنج ویل میں اپیل سکریپل فیسٹیول، ری ہو تو تھ نیچ جاز فیسٹیول، سی ویج ہیلووین فیسٹیول، ری ہو تو تھ نیچ پریڈ، ری ہو تو تھ نیچ انڈیپنڈنٹ فلم فیسٹیول، اوک آرچرڈ میں مٹی کوک انڈین پاڈواؤ اور ریٹرن ڈے پریڈ، جو ہر ایکشن کے بعد جارج ٹاؤن میں ہوتی ہے۔

اگر آپ امریکہ میں چھٹیاں گزارنے کا پروگرام بنا رہے ہیں تو "پہلی ریاست" یعنی ڈیلاویئر کو ضرور یاد رکھئے گا۔ آپ بے شمار تاریخی، ثقافتی اور قدرتی مقامات کو اپنا منتظر پائیں گے۔



# one Success at a time

Helping the People of Pakistan  
one community at a time



فونو کریڈٹ: جین تھامس، سی ڈی ایم۔

پارس، ضلع مانسہرہ میں بچیاں اپنی تختیاں دکھا رہی ہیں، جن پر وہ لکھتی ہیں۔ اسکولوں کی عمارتیں گرنے کی وجہ سے بچیاں، خیموں میں یا کھلی جگہ پر بیٹھ کر پڑھتی ہیں۔ ان کے لئے نئے اسکول کی تعمیر 2008 میں شروع ہوئی ہے، جو 2009 میں مکمل ہو جائے گی۔

## Remote Pakistani Villages Hit by Quake Continue to Rebuild and Fight Food Crisis

The Mansehra District on the eastern edge of Pakistan's remote North West Frontier Province (NWFP) possesses remarkable natural beauty: rolling mountains, meandering rivers and shimmering lakes. Three years ago, that serenity was shattered when a 7.6 magnitude earthquake shook northern Pakistan, killing over 73,000 and leaving 2.8 million homeless.

The U.S. response was immediate and massive. Within 48 hours of the earthquake, the first CH-47 Chinook helicopters arrived from Afghanistan to ferry relief supplies to people trapped in near inaccessible pockets of the province. U.S. government assistance focused on immediate humanitarian needs, providing emergency shelter, relief supplies, and medical help.

## کامیابی کی داستان

ایک معاشرے کی صورت میں پاکستانی عوام کی ایک ہی وقت میں مدد کرنا

پاکستان کے صوبہ سرحد کا مشرقی ضلع مانسہرہ قدرتی حسن سے مالا مال ہے، جہاں بلند و بالا پہاڑ، بل کھاتی ندیاں اور نیلگوں جھیلیں پائی جاتی ہیں۔ تین سال پہلے یہ حسن اس وقت گہنا گیا جب یہ علاقہ 7.6 درجے کے شدید زلزلے کی زد میں آ گیا۔ اس زلزلے سے مجموعی طور پر 73,000 لوگ جاں بحق اور 28 لاکھ سے زیادہ بے گھر ہوئے۔





زلزلے کے فوراً بعد امریکہ نے بڑے پیمانے پر امدادی کارروائی شروع کی۔ زلزلے کے 48 گھنٹے کے اندر پہلا شیوک ہیلی کاپٹر افغانستان سے پاکستان پہنچ چکا تھا اور اس نے صوبہ سرحد کے دشوار گزار علاقوں میں پھینے ہوئے لوگوں تک امدادی سامان پہنچانا شروع کر دیا تھا۔ امدادی کارروائی کے تحت خاص طور پر فوری نوعیت کی انسانی ضروریات پوری کرنے، لوگوں کو سرچھپانے کی جگہ مہیا کرنے اور ان کے علاج معالجے پر توجہ دی گئی۔

یو ایس ایڈ کے امدادی پروگرام کے تحت بچیاں خوردنی تیل وصول کر رہی ہیں۔ فوڈ کریڈٹ: جون او روک، یو ایس ایڈ



Since the earthquake USAID's \$200 million Earthquake Reconstruction Program has been helping to rebuild destroyed and damaged structures, create jobs, improve the regions' persistently poor health care systems, and increase school enrollment for girls. To improve education, the program has rebuilt four schools in Mansehra District and an additional 10 are currently being constructed. USAID is also training district

فوڈ کریڈٹ: جون او روک، یو ایس ایڈ

والد اور بیٹے گندم اور تیل کا راشن گھر لے جا رہے ہیں۔

education officials, teachers, and parents to improve the quality of classroom instruction.

Today, the Mansehra District faces another daunting challenge: high food prices. It is one of 12 districts in NWFP and Baluchistan Province classified as food insecure by the World Food Program (WFP). In early September, USAID signed an agreement to provide WFP with \$84 million to purchase and deliver food aid to 2,922 elementary schools in severely food-insecure districts. Under this program, each family sending its children to a school receives a 50 kilogram bag of wheat, and each student gets a tin of vegetable oil. These "take home" rations serve as an incentive to the families to keep their children in school during these economically difficult times.

The effort is boosting school enrollment in Mansehra, and the other targeted districts. WFP reports that throughout Pakistan enrollment in participating schools has doubled overall and tripled for girls.

یو ایس ایڈ نے زلزلہ زدہ علاقوں کے لئے 200 ملین ڈالر کا بحالی پروگرام شروع کر رکھا ہے۔ اس کے ذریعے تباہ شدہ عمارتوں کی تعمیر و مرمت، حصول روزگار، علاج معالجے کی سہولتوں کی بہتری اور اسکول جانے والی بچیوں کی تعداد بڑھانے میں مدد دی جا رہی ہے۔ ضلع مانسہرہ میں چار اسکول دوبارہ تعمیر کئے جا چکے ہیں اور دس پر کام جاری ہے۔ یو ایس ایڈ ضلع تعلیمی حکام، اساتذہ اور والدین کو تربیت دے رہا ہے تاکہ کلاس روم میں معیار تعلیم بہتر بنایا جاسکے۔

ضلع مانسہرہ کو ایک اور زبردست چیلنج بھی درپیش ہے اور وہ ہے خوراک کی بڑھتی ہوئی قیمتیں۔ ضلع مانسہرہ، صوبہ سرحد اور بلوچستان کے ان بارہ اضلاع میں شامل ہے، جنہیں خوراک کے عالمی پروگرام نے خوراک کی کمی والے علاقے قرار دے رکھا ہے۔ ستمبر کے اوائل میں یو ایس ایڈ نے ایک سمجھوتے پر دستخط کئے، جس کے تحت خوراک کے عالمی پروگرام کو 8.4 ملین ڈالر فراہم کئے گئے ہیں۔ اس رقم کے ذریعے خوراک کی کمی کے شکار اضلاع میں 2,922 پرائمری اسکولوں کے لئے خوراک خرید کر پہنچائی جا رہی ہے۔ اس پروگرام کے تحت ہر ایسے خاندان کو، جو اپنے بچوں کو اسکول بھیجتا ہے، 50 کلوگرام گندم کا تھیلا ملتا ہے اور ہر طالب علم کو ایک ڈبہ خوردنی تیل کا دیا جاتا ہے۔ اس طرح لوگوں کو ترغیب ملتی ہے کہ وہ موجودہ مشکل اقتصادی حالات کے باوجود اپنے بچوں کو اسکول بھیجتے رہیں۔

کوشش یہ ہے کہ مانسہرہ اور دوسرے چیدہ چیدہ اضلاع میں اسکولوں میں طلباء کی تعداد بڑھائی جائے۔ خوراک کے عالمی پروگرام کی رپورٹ کے مطابق پاکستان بھر میں ان مخصوص اضلاع میں اسکولوں میں داخل ہونے والے بچوں کی مجموعی تعداد میں دوگنا اور بچیوں کی تعداد میں تین گنا اضافہ ہوا ہے۔



January 26, 2009

Peshawar - Anne W. Patterson, U.S. Ambassador to Pakistan, handed over 32,400 packets of high nutrient biscuits to the Commission of Afghan Refugees to be distributed to families at the Kacha Ghari Internally Displaced Persons (IDP) camp. The donation, made in collaboration with VITA, Pakistan Limited, a Lahore-based company, is intended to nutritionally supplement and benefit children aged three to seven. Ambassador Patterson noted that early on in the crisis, the U.S. Government contributed over \$10 million for immediate relief efforts, including support for international relief programs. In addition, the U.S. Government has set aside approximately \$10 million for redevelopment in Bajaur to assist IDPs as they return to their homes.

The U.S. Government will continue to provide other assistance to affected populations and is implementing emergency shelter, health, nutrition, livelihoods, protection, water, sanitation and hygiene programs as well as continuing to provide humanitarian coordination and distribution of emergency supplies.

The ceremony was also attended by Lynne Tracy, Principal Officer, U.S. Consulate; Edward Birgells, Director, FATA Development Program, USAID Pakistan; and Andrea Tracy, Emergency Disaster Response Coordinator for USAID Office of Foreign Disaster Assistance/Pakistan.



26 جنوری 2009ء

امریکہ کی جانب سے  
کچھ گڑھی میں پناہ گزین  
کیمپ میں بچوں کیلئے  
غذائیت بخش بسکٹس  
کی فراہمی

پشاور۔۔ پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پٹرسن نے کچھ گڑھی میں اندرون ملک بے گھر ہونے والے افراد کے کیمپ میں مقیم خاندانوں میں تقسیم کرنے کے لئے غذائیت سے بھرپور بسکٹس کے 32,400 پیکیٹس کمیشن آف افغان ریفریو جیز کے حوالے کئے۔ یہ عطیہ لاہور میں قائم ایک کمپنی وینا پاکستان لمیٹڈ کے تعاون سے تین سے سات سال کی عمر تک کے بچوں کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے دیا گیا ہے۔ سفیر این ڈبلیو پٹرسن نے اس موقع پر کہا کہ اس بحران کی ابتداء میں حکومت امریکہ نے فوری امدادی کوششوں کے سلسلہ میں دس ملین ڈالر کی امداد مہیا کی، جس میں بین الاقوامی امدادی پروگرام کے لئے اعانت بھی شامل تھی۔ علاوہ ازیں، حکومت امریکہ نے باجوڑ میں ازسر نو ترقی کے لئے تقریباً دس ملین ڈالر کی رقم مختص کی ہے، تاکہ جب بے گھر افراد اپنے گھروں کو واپس جائیں تو ان کی مدد کی جاسکے۔

حکومت امریکہ متاثرہ آبادیوں کو دیگر امداد کی فراہمی جاری رکھے گی اور ہنگامی طور پر سرچھپانے کے ٹھکانے، صحت، خوراک، روزگار، تحفظ، فراہمی آب و آب رسانی اور صفائی ستھرائی کے منصوبوں کے ساتھ ساتھ ہنگامی رسد کو مربوط بنانے اور تقسیم کرنے میں بھی تعاون کر رہی ہے۔

تقریب میں پشاور میں امریکی قونصل خانہ کی پرنسپل آفیسر لین ٹریسی، یو ایس ایڈ پاکستان کے فنانس ترقیاتی پروگرام کے ڈائریکٹر ایڈورڈ برجیلز اور یو ایس ایڈ کے دفتر برائے غیر ملکی قدرتی آفات امداد پاکستان کی ایمرجنسی ڈیزاسٹر ریسپانس کوآرڈینیٹر اینڈ ریٹریسٹی نے بھی شرکت کی۔

کامیابی کی داستان



# BOOK of the Month

# کتاب منتخب

Book Title: Dreams from My Father  
Author: Barack Obama  
Publishing: Three Rivers Press  
(August 10, 2004),  
Pages 480, ISBN 978-1400082773

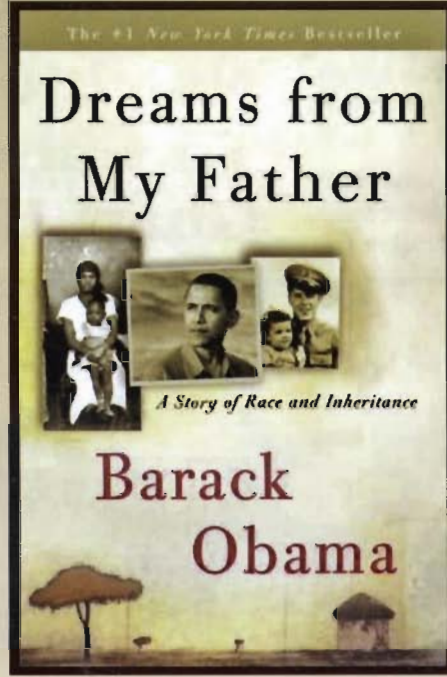
Description: Obama argues with himself on almost every page of this lively autobiographical conversation. He gets you to agree with him, and then he brings in a counter narrative that seems just as convincing. Son of a white American mother and of a black Kenyan father whom he never knew, Obama grew up mainly in Hawaii. After college, he worked for three years as a community organizer on Chicago's South Side. Then, finally, he went to Kenya, to find the world of his dead father, his "authentic" self. Will the truth set you free, Obama asks? Or will it disappoint? Both, it seems. His search for himself as a black American is rooted in the particulars of his daily life; it also reads like a wry commentary about all of us. He dismisses stereotypes of the "tragic mulatto" and then shows how much we are all caught between messy contradictions and disparate communities. He discovers that Kenya has 400 different tribes, each of them with stereotypes of the others. Obama is candid about racism and poverty and corruption, in Chicago and in Kenya. Yet he does find community and authenticity, not in any romantic cliché, but with "honest, decent men and women who have attainable ambitions and the determination to see them through."

## Location: LINCOLN CORNER ISLAMABAD

Inaugurated on June 5, 2006 Lincoln Corner Islamabad is located in the central library of the International Islamic University Islamabad. It promotes friendship between the United States and Pakistan through multimedia resources, English language materials, information about studying in the U.S., cultural activities, and lectures on topics of interest to the people of Islamabad. Books, magazines, access to computers, internet, web-cam and DVDs offer a "window on America" and its people, history, society, geography, government, and popular culture. This Corner is a place to read about America and to exchange views and opinions with Americans living in or visiting Pakistan.

## Central Library, International Islamic University

H-10, Islamabad  
Phone: 051-9257996  
Fax: 051-9258054  
Website: <http://iiu.edu.pk/lc/>  
E-mail: [lcislamabad@gmail.com](mailto:lcislamabad@gmail.com)



کتاب کا عنوان: میرے والد کے خواب

مصنف: براک اوباما

ناشر: تھری ریور پریس (10 اگست، 2004) 480 صفحات،

ISBN 987- 1400082773

تبصرہ:

اوباما اپنی اس سوانح حیات کے تقریباً ہر صفحے پر خود کلامی کے انداز میں دلائل دیتے نظر آتے ہیں۔ وہ آپ کو قائل کرنے کیلئے اپنے دلائل کے جواب بھی خود ہی دیتے ہیں۔ اوباما کی والدہ ایک سفید فام امریکی خاتون ہیں جبکہ والد کینیا کے سیاہ فام باشندے تھے جنہیں انہوں نے کبھی نہیں دیکھا۔ انہوں نے اپنی ابتدائی عمر کا زیادہ حصہ ہوائی میں گزارا ہے۔ کالج کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہوں نے شیکاگو کے جنوبی علاقے میں تین سال تک معاشرتی منتظم کے حیثیت سے کام کیا اور آخر کار وہ اپنی اصلیت جاننے اور اپنے مرحوم والد کی دنیا دیکھنے کینیا چلے گئے۔ اوباما خود سے سوال کرتے ہیں کہ کیا اصلیت جاننے کے

بعد میرے خدشات دور ہو جائیں گے یا پاپوسی ہوگی؟ لگتا ہے کہ دونوں باتیں ہوں گی۔ ایک سیاہ فام امریکی کی حیثیت سے اپنی ذات کا کھوج لگانا، انکی دوزمرہ زندگی کا بنیادی مصرف ہے۔ یہ کتاب ہم سب کے بارے میں ایک تلخ مگر دلچسپ تبصرہ بھی ہے۔ اوباما مختلف نسلی پس منظر کے حامل والدین کے بارے میں لوگوں کے یکساں خیالات کو مسترد کرتے ہیں اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم سب انتہائی گھٹاؤ نے تضادات کا شکار ہیں اور معاشرتی لحاظ سے بٹے ہوئے ہیں۔ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ کینیا کے آبادی 400 قبائل پر مشتمل ہے اور ان میں سے ہر ایک کی دوسروں سے مماثلت ہے۔ اوباما شیکاگو اور کینیا میں نسل پرستی، غربت اور بدعنوانی کے بارے میں کھل کر اظہار خیال کرتے ہیں۔ انہیں ابھی معاشرے اور اصلیت کی تلاش ہے، وہ کسی روانوی انداز میں نہیں بلکہ دیانت داری سے ایسے شائستہ مردوں اور عورتوں کی کھوج میں ہیں جن کے مقاصد قابل حصول ہوں۔ اوباما ایسے لوگوں کی اصلیت جاننے کا عزم رکھتے ہیں۔

محل وقوع

لنکن کارز اسلام آباد

لنکن کارز اسلام آباد کا افتتاح 5 جون، 2006 کو ہوا جو بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کی سینٹرل لائبریری میں واقع ہے۔ یہ کارز، ابلاغ کے مختلف وسائل، انگریزی زبان کے مواد، امریکہ میں حصول علم کے بارے میں معلومات، ثقافتی سرگرمیوں اور اسلام آباد کے لوگوں کی دلچسپی کے موضوعات پر مبنی لیکچرز کے ذریعے امریکہ اور پاکستان کے درمیان دوستی کے فروغ کیلئے قائم کیا گیا ہے۔ کتابیں، رسائل، کمپیوٹرز، انٹرنیٹ، ویب کیمر اور ڈی وی ڈے تک رسائی، امریکہ اور اس کے عوام، اس کی تاریخ، معاشرے، جغرافیہ، حکومت اور لوگوں کی ثقافت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ یہ کارز امریکہ کے بارے میں مطالعہ کرنے اور پاکستان میں مقیم پاکستان کا دورہ کرنے والے امریکیوں سے تبادلہ خیال کرنے کی جگہ ہے۔

سینٹرل لائبریری، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی سیکٹر H-10، اسلام آباد

فون: 051-9257996 فیکس: 051-9258054

ویب سائٹ: <http://iiu.edu.pk/lc/>



# Library Challenge Project

## لائبریری چیلنج پراجیکٹ

### Earthquake!

On October 8, 2005 an earthquake with a magnitude of 7.6 jolted the northern part of Pakistan destroying houses, schools, hospitals, roads and bridges. Over 74,000 people were killed and hundreds of thousands were injured.

Many countries rushed assistance to the quake zone and since then, aid agencies have been working with the Government of Pakistan to 'build back better'. The government is using this disaster as an opportunity to improve design and construction and be better prepared for the future in a number of ways.

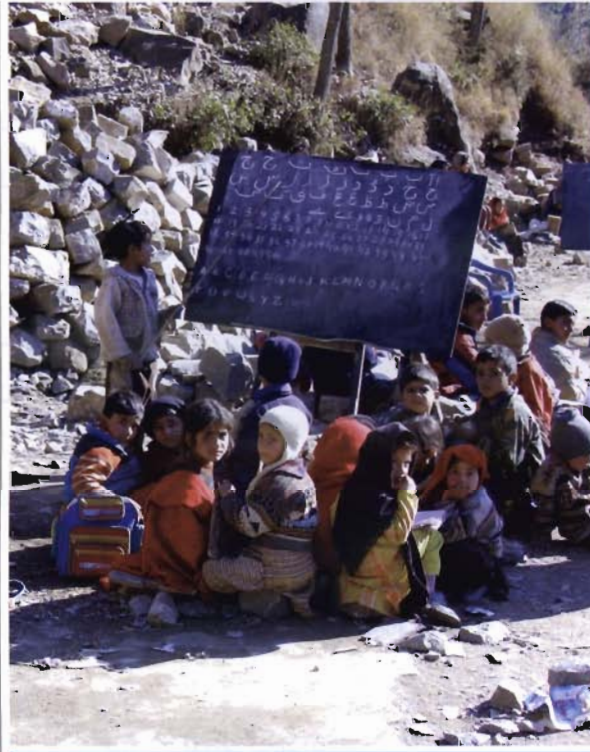
One of the projects to help is by the United States Agency for International Development (USAID). It is the Pakistan Earthquake Reconstruction and Recovery Program (PERRP), which is carried out by CDM, an American engineering and construction firm. CDM hires and supervises local contractors to design and build schools and Basic Health Units (BHUs) in Azad Jammu Kashmir (AJK) and schools in the North West Frontier Province (NWFP). The project so far plans to build 15 BHUs, 1 hospital and 53 schools and at the beginning of 2009 a total of 35 sites are under construction with the others in preparation stages. All these buildings are earthquake resistant.

### New Schools with Libraries

Schools being built by the project are from nursery, to primary, middle, high and inter-college levels with each school having several classrooms and a library. Before the quake most schools had no library books or the books also were destroyed in the quake.

### The Library Challenge

As part of this project emphasis on community participation communities have



تباہ ہونے والے اسکول کوئٹہ جی ٹیم خان اسکول میں طلباء کھلے آسمان تلے بیٹھتے پڑھ رہے ہیں۔

## Books for Pakistan Earthquake Schools

پاکستان کے زلزلہ زدہ اسکولوں کے لئے

# کتابوں کا حصول

### زلزلہ!

8 اکتوبر 2005 کو پاکستان کے شمالی حصوں میں

7.6 درجے کا زلزلہ آیا، جس سے مکان،

اسکول، ہسپتال، سڑکیں اور پل تباہ ہو گئے اور

74,000 سے زیادہ لوگ ہلاک اور لاکھوں زخمی ہو گئے۔

بہت سے ملکوں نے فوراً زلزلہ زدہ علاقوں میں امداد پہنچائی

اور تب سے اب تک امدادی ادارے، حکومت پاکستان کے

ساتھ مل کر تعمیر نو اور بحالی کے کام میں مصروف ہیں اور ان

کی کوشش ہے کہ تباہ شدہ ڈھانچے پہلے سے بہتر حالت میں

تعمیر کیا جائے۔ حکومت پاکستان کی بھی یہی کوشش ہے کہ

اس آفت کو رحمت میں تبدیل کر دیا جائے۔ اس مقصد

کے لئے تعمیرات کا ڈیزائن اور ڈھانچہ زیادہ بہتر طور پر تیار

کرنے کے لئے کام کیا جا رہا ہے، تاکہ آئندہ کی ناگہانی

صورت حال کا بہتر طور پر مقابلہ کیا جاسکے۔

ایک امدادی منصوبہ، امریکہ کے بین الاقوامی ترقی کے

ادارے یو ایس ایڈ نے بھی شروع کر رکھا ہے، جس کا نام

ہے: پاکستان کے زلزلہ زدہ علاقوں کی تعمیر نو اور بحالی کا

پروگرام (PERRP)۔ اس پر سی ڈی ایم کے ذریعے

عمل ہو رہا ہے، جو امریکہ کی ایک انجینئرنگ اور تعمیراتی

کمپنی ہے۔ یہ کمپنی مقامی ٹھیکیداروں کے ذریعے کام کرا

رہی ہے اور ان کے کام کی نگرانی بھی کرتی ہے۔ پروگرام

کے تحت آزاد جموں و کشمیر میں بنیادی صحت کے

یونٹوں کی تعمیر و مرمت اور صوبہ سرحد میں اسکولوں کی تعمیر

جاری ہے۔ اب تک بنیادی صحت کے 15 یونٹ، ایک

ہسپتال اور 53 اسکول تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے

اور ان میں سے 35 عمارتوں پر کام جاری ہے۔ باقی

عمارتیں تیاری کے مختلف مراحل میں ہیں۔ یہ تمام عمارتیں

زلزلہ پر وف ہوں گی۔

## نئے اسکول مع لائبریریاں

جبوری کا تباہ شدہ اسکول، جس کا ملبہ صاف کیا جا چکا ہے۔

اس منصوبے کے تحت جو تعلیمی ادارے تعمیر کئے جا رہے ہیں، ان میں نرسری، پرائمری، مڈل اور ہائی اسکول اور انٹر کالج شامل ہیں۔ ہر اسکول میں متعدد کلاس روم اور ایک لائبریری ہوگی۔ زلزلے سے پہلے زیادہ تر اسکولوں میں کوئی لائبریری نہیں تھی، اور جہاں لائبریری اور کتابیں تھیں، وہ بھی تباہ ہو گئی تھیں۔

## لائبریری چیلنج

اس منصوبے میں اس بات پر خاص توجہ دی گئی ہے کہ مقامی لوگوں کو بھی تعمیر و بحالی کے کام میں شریک کیا جائے۔ اس مقصد کیلئے اسکول مینجمنٹ کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں، جو تعمیر و بحالی میں ہاتھ بٹاتی ہیں۔ حال ہی میں ان کمیٹیوں کو ایک چیلنج دیا گیا ہے، جس کا نام ہے: لائبریری چیلنج۔ اس کے تحت کمیٹی اگر ایک طالب علم کے لئے کم از کم ایک کتاب کا انتظام کرے گی تو منصوبے کی انتظامیہ بھی

فی طالب علم کم از کم ایک کتاب کا انتظام کرے گی۔ ان کمیٹیوں نے اس غیر معمولی چیلنج کو بڑے شوق سے قبول کیا ہے اور وہ کتابوں کا انتظام کریں گی۔ منصوبے کی انتظامیہ بھی کتابوں کے عطیے وصول کرے گی اور کتابیں خریدنے کے لئے رقم جمع کرے گی۔

## طلبا کون ہیں؟

اس منصوبے کے تحت جو اسکول تعمیر کئے جا رہے ہیں، وہ سرکاری اسکول ہیں، جہاں اکثر بہت غریب خاندانوں کے بچے پڑھتے ہیں۔ ان اسکولوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد تقریباً برابر ہے، جن کی مجموعی تعداد تقریباً 14,000 ہے۔

## درکار کتابوں کی تعداد

اسکول مینجمنٹ کمیٹیوں سے طے پانے والے چیلنج کے تحت منصوبے کی انتظامیہ کو کم از کم 14,000 موزوں کتابوں کا انتظام کرنا ہوگا۔

## موزوں کتابیں

- ایسی کتابیں، جونسری، پرائمری، مڈل، ہائی اسکول اور انٹر کالج کے طلباء کے کام آئیں۔
- اردو کتابوں کو ترجیح دی جائے گی، تاہم انگریزی کتابوں کا بھی نہایت خیر مقدم کیا جائے گا۔
- نئی یا پرانی کتابیں (پرانی کتابیں اچھی حالت میں ہونی چاہئیں)۔
- کتابوں میں زیادہ سے زیادہ تصاویر، نقشے اور خاکے ہونے چاہئیں۔
- معلومات عامہ کی کتابیں نہایت موزوں رہیں گی (موضوعات کی فہرست ملاحظہ کیجئے)۔
- نوجوان قارئین کے لئے اردو افسانوں کی کتابوں کا خاص طور پر خیر مقدم کیا جائے گا۔

been led to start a School Management Committees (SMCs) which helps the project and school. Recently the project has given the SMC the 'Library Challenge': if the SMCs find at least one book per student, the project will also find at least one book per student. The SMCs have enthusiastically accepted this unusual challenge and will find books. The project will also get books donated and raise money to buy books.

Photos: Left: destroyed Jabbori school with rubble cleared. Right: studying in open air at collapsed Koteri Najum Khan school.

## Who are the Students?

The schools being built in this project are government schools attended by children from some of the poorest families. The number of boys and girls in these schools is roughly equal. The total number is about 14,000.

## Numbers of Books Needed

To match the SMC challenge agreed (see over), the project will need to find at least 14,000 suitable books!

## Suitable Books:

- \* Useful for students from nursery, to primary, middle, high school or inter-college level
- \* Urdu preferred but English very welcome. (Students start studying English in 5th class).
- \* New or used (but if used, please only books in excellent condition
- \* Books with lots of photos, drawings, pictures
- \* General knowledge subjects are most suitable (see below for ideas)
- \* Urdu fiction for young readers also most welcome

## Thank you but NO:

- \* English novels
- \* Computer books
- \* Academic, advanced or very specialized topics





- \* University text books
- \* Political books
- \* Catalogues
- \* Damaged books
- \* Books with content that might be culturally inappropriate

### How You Can Help

#### Volunteer:

- Host an event or location to get donations
- Ask family, friends to contribute

#### Donate:

- books
- cash to buy books

### More Information? Contributions?

Contact: Library Challenge Committee

### Community Liaison

CDM, Islamabad, Pakistan

Email Address

thomasjm@cdm.com

### Ideas for General Knowledge Books (young reader level)

health, science, art, crafts, weather, dictionaries, geography, alphabet books, picture books, flowers, atlases, history, learning English, stories, water, encyclopedias, environment, nature, poems, fairy tales, reference books, sports, nursery rhymes, joke books, buildings, transport, Islamic studies, Kashmir, Pakistan, Urdu fiction, games, other countries, animals, National Geographic magazines

Thank you from all the students!

### ان کتابوں کے لئے معذرت

- انگریزی ناول
- کمپیوٹر کی کتابیں
- علمی یا نہایت خصوصی موضوعات کی کتابیں
- یونیورسٹی کی نصابی کتابیں
- سیاسی کتابیں
- کیٹلاگ
- خستہ حال کتابیں
- ایسی کتابیں، جو ثقافتی معیار پر پوری نہ اترتی ہوں

### آپ کس طرح مدد کر سکتے ہیں؟

رضاکار:

- عطیات وصول کرنے کے لئے کسی تقریب یا جگہ کا انتظام کرنا
- عزیز واقارب کو عطیات کے لئے کہنا

### عطیات دینا

- کتابیں
- کتابوں کی خریداری کے لئے نقد رقم

### مزید معلومات؟ عطیات؟

رابطہ: لائبریری چیٹنگ کمیٹی

### کیونٹی لائٹرن

سی ڈی ایم، اسلام آباد، پاکستان

ای میل ایڈریس:

thomasjm@cdm.com

### کتابوں کے موضوعات کی فہرست (نوجوان قارئین کے لئے)

صحت - سائنس - آرٹ، دستکاری - موسم - ڈکشنریاں - جغرافیہ - حروف تہجی کی کتابیں - تصویری کتابیں - پھول - نقشے - تاریخ - انگریزی کی تربیتی کتابیں - کہانیاں - پانی - انسائیکلو پیڈیا - ماحولیات - فطرت - نظمیں - پریوں کی کہانیاں - حوالہ جات کی کتابیں - کھیل - بچوں کی نظمیں - لطیفے - عمارات - ٹرانسپورٹ - دبئیات - کشمیر، پاکستان - اردو افسانہ - گیمز - دیگر ممالک - حیوانات - نیشنل جیوگرافک میگزین

تمام طلباء کی طرف سے آپ کا شکریہ!

# Ask the Consul

"Your chance to ask the Consul General  
at the US Embassy, Islamabad your visa  
related questions"

# قونصل سے پوچھئے

آپ امریکی سفارتخانہ اسلام آباد کے قونصل جنرل سے  
ویزا سے متعلق سوالات پوچھ سکتے ہیں

## Exactly what is a nonimmigrant visa?

If you're a citizen of a foreign country, in most cases you'll need a visa to visit the United States. Nonimmigrant visas are for people with permanent residence outside the U.S. who wish to go to the U.S. on a temporary basis for tourism, medical treatment, business, temporary work or study.

A visa doesn't guarantee entry to the U.S. A visa allows you to travel to the United States as far as the port of entry. Only the immigration officer at the port of entry has the authority to permit you to enter the United States. He or she decides how long you can stay for any particular visit. Immigration matters are the responsibility of the U.S. Department of Homeland Security.



## I want to study in the US – can I use my visit visa?

No. There are more than 20 types of visas for people visiting the United States temporarily. The type of visa you need is determined by the purpose of your intended travel. Tourists or businessmen making temporary trips to the U.S. usually need a B1/B2 visa. Students taking academic courses at most universities usually need an F1 visa. Full details can be found on the Embassy website [www.islamabad.usembassy.gov](http://www.islamabad.usembassy.gov)

## How soon should I apply for my visa?

You should apply for your visa as soon as possible. We recommend that you apply at least three months in advance of your intended travel date. Full instructions on how to apply for a nonimmigrant visa can be found at [www.islamabad.usembassy.gov](http://www.islamabad.usembassy.gov)

## How many visas to the US are issued each year to citizens of Pakistan?

32,666 nonimmigrant visas were issued to citizens of Pakistan in 2008.

To see your questions featured in this monthly column please write to [paknivinfo@state.gov](mailto:paknivinfo@state.gov) with the subject line "Ask the Consul".

نان امیگرٹ ویزا کا اصل مطلب کیا ہے؟

اگر آپ کسی دوسرے ملک کے باشندے ہیں، تو بیشتر معاملات میں آپ کو امریکہ جانے کیلئے ویزا کی ضرورت ہوگی۔ نان امیگرٹ ویزا ان لوگوں کیلئے ہوتا ہے جو امریکہ کے سوا کسی اور ملک کے مستقل باشندے ہوں اور سیاحت، علاج معالجے، کاروبار، عارضی کام یا تعلیم کی غرض سے عارضی بنیاد پر امریکہ جانا چاہتے ہوں۔

ویزا اس بات کی ضمانت نہیں ہوتی کہ آپ امریکہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ویزا سے آپ کو امریکہ میں داخلے کے مقام تک سفر کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ اس مقام پر صرف امیگریشن آفیسر کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ آپ کو امریکہ داخل ہونے کی اجازت دے۔ وہ فیصلہ کرتا ہے کہ آپ اپنے مقصد کیلئے کتنے عرصے تک قیام کر سکتے ہیں۔ امیگریشن کے امور انجام دینا، داخلی سلامتی کے امریکی محکمے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

میں امریکہ میں تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ کیا اس مقصد کیلئے ویزا استعمال کر سکتا ہوں؟

نہیں، عارضی طور پر امریکہ جانے کے خواہشمند افراد کیلئے 20 سے زائد اقسام کے ویزے ہیں۔ آپ کے امریکہ جانے کے مقصد سے اس بات کا تعین کیا جاتا ہے کہ آپ کو کس طرح کا ویزا چاہیے۔ سیاحوں اور کاروباری افراد کو، جو عارضی طور پر جانا چاہتے ہیں، عموماً B1/B2 ویزا کی ضرورت ہوتی ہے۔ امریکہ کی بیشتر یونیورسٹیوں میں تعلیمی کورسز کیلئے جانے کے خواہاں طالب علموں کو عام طور پر F1 ویزا درکار ہوتا ہے۔ مکمل تفصیلات سفارتخانے کی ویب سائٹ [www.islamabad.usembassy.gov](http://www.islamabad.usembassy.gov) سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

میں کس قدر جلد اپنے ویزے کیلئے درخواست دے سکتا ہوں؟

آپ کو اپنے ویزے کیلئے درخواست جلد از جلد دے دینی چاہیے۔ ہمارا مشورہ ہے کہ آپ اس تاریخ سے تین ماہ قبل درخواست جمع کرادیں جب آپ جانا چاہتے ہوں۔ نان امیگرٹ ویزا کیلئے درخواست دینے کے طریقہ کار کے بارے میں ہدایات ویب سائٹ [www.islamabad.usembassy.gov](http://www.islamabad.usembassy.gov) سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

پاکستانی عوام کو امریکہ جانے کیلئے سال میں کتنے ویزے جاری کئے جاتے ہیں؟

2008 کے دوران پاکستانی باشندوں کو 32,666 ویزے جاری کئے گئے۔

اس ماہانہ کالم کیلئے اپنے سوال "قونصل سے پوچھئے" کے عنوان کے ساتھ ای۔ میل:

[paknivinfo@state.gov](mailto:paknivinfo@state.gov) پر بھیجیں۔



# Videography

# وڈیو گرافی



افتتاح 2009 - تاریخ کا مشاہدہ

امریکہ میں ہر چار سال بعد نئے صدر کے افتتاح سے نظام حکومت کے تجدید ہوتی ہے۔ اس سال ریکارڈ تعداد میں امریکیوں نے نیشنل مال پر اور پورے امریکہ میں نقطہ انجماد سے نیچے کے درجہ حرارت میں ملک کے 44 ویں صدر، براک اوباما کے افتتاح کا جشن منایا۔

(وسیلہ: <http://www.america.gov/multimedia/video.html?videoid=8789243001>)

## Witnessing History -- Inauguration 2009

Every four years America renews its system of government with the inauguration of a new president. This year, a record number of Americans braved freezing temperatures to celebrate the inauguration of the 44th president of the United States, Barack Obama, on the National Mall and across America.

(Source: <http://www.america.gov/multimedia/video.html?videoid=8789243001>)

## The History of Presidential Campaigns

A professor from George Washington University traces the U.S. presidential nominating process and the impact of new modes of transportation as well as radio, television, Internet and video.

(Source: <http://www.america.gov/multimedia/video.html?videoid=1352464841>)



صدارتی انتخابی مہمات کی تاریخ

جارج واشنگٹن یونیورسٹی کے ایک استاد امریکی صدر کی نامزدگی کے عمل اور نئے ذرائع نقل و حمل اور ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ اور ویڈیو کے اثرات کی تاریخ کا جائزہ لیتے ہیں۔

(وسیلہ: <http://www.america.gov/multimedia/video.html?videoid=1352464841>)



**THE HEIGHTS**  
2008 TONY AWARD  
BEST MUSICAL

TICKETMASTER.COM 212-307-4100  
IN THE HEIGHTS THE MUSICAL.COM  
RICHARD RODGERS THEATRE, 225 WEST 46th ST., NY, NY. BROADWAY & 6th AVE.

CNN HD  
THEIR AIMS BY INDUCING TERROR AND SLAUGHTERING  
LIVE CNN  
Now On **CNN.com**:  
• Commentary: King, Obama not hyphenated leaders  
• Colorado teen never returned from morning jog  
LAST SHOT ON CNN.com

BONDS  
FRENCH BTANS/DAT  
NEWS ON COAL  
0.00  
0.00  
3.15  
UNED  
4.22  
URSN  
17.8

Morgan Stanley  
Stan  
Mo  
n St  
lev

